



بجٹ-ممان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

منعقدہ یوم فروری ۱۹۹۳ء

نمبر شمار	فہرست	صفہ نمبر
-۱	آغاز کارروائی حلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
-۲	وقدہ سوالات	۳
-۳	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۶۵
-۴	رخصت کی درخواستیں	۶۶
-۵	تحریک اتحاق نبرے ملک محمد سرور خان کا کڑ (گفت و شنید کے بعد پیش کریں)	۶۷
-۶	قرارداد بسلسلہ کشمیر (منظور ہوئی)	۶۸
-۷	پیک سروس کمیشن کی رپورٹ ۱۹۹۲ء ایوان میں پیش کی گئی	۶۹
-۸	مجلس منتخبہ کا اعلان (مؤخر)	۷۰
-۹	ہیئتہ فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون نمبر ۳ (منظور ہوا)	۷۱
-۱۰	جتاب ایمپکٹ صاحب کی تقریر	۷۲
-۱۱	گورنر کا حکم نامہ	۹۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی

- ۱- جناب اپیکر _____ عبدالوحید بلوچ
- ۲- جناب ڈپٹی اپیکر _____ ارجمند اس گنڈی

افغان صوبائی اسمبلی

- ۱- سیکریٹری اسمبلی _____ مسٹر اختر حسین خان
- ۲- جوانش سیکریٹری _____ محمد افضل

بلوچستان صوبائی اسلامی کا چوتھا جلاس
 مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۹۷ء شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ
 زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوج - اپنیکر
 بوقت سارے گیارہ بیجے (قبل ڈوبہر) بلوچستان اسلامی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔
 تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

۱۹

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ



يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
 كَمَا عَلِمْنَا نَسْقُونَ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بَنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
 فَاهْبِطْ بِهِ مِنَ الشَّمْرَاتِ رِزْقًا لِكُلِّ ذَلِكَ فَلَا يَجْعَلُ اللَّهُ أَنْدَادًا وَإِنَّمَا تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ ~ لوگوں پے اس رب کی حیات کیا کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے
 تم پر ہزار ہزار ہزارے جس نے کہ تمارے لئے زمین کا فرش اور آسمان کی چھت بنائی اور آسمان
 سے پانی یا سلایا ہماراں سے تمارے کھانے کے لئے پھل ٹکالے پھر کسی کو بھی خدا کا شریک نہ ہواد
 مالا نکہ تم جانتے بھی ہو۔ داعلہنا الا البلاغ العین۔

وقہ سوالات

جناب اپیکر - اب وقہ سوالات ہے مولانا عبد الباری صاحب اپنا سوال نمبر ۱۰ دریافت فرمائیں۔

X ॥ مولانا عبد الباری - کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) ایم پی اے فیڈ اور دیگر اداروں کے تعاون سے تغیر کردہ صوبہ میں کس قدر ڈپنسریاں اب تک کس وجہ سے اشاف سے محروم ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔ (ب) کیا مذکورہ ڈپنسریاں متعلقہ محکمہ نے اپنی تحویل میں لی ہے اگر نہیں تو وجہ تلاوی جائے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - (الف) ایم پی اے فیڈ اور دیگر اداروں کے تعاون سے تغیر کردہ ڈپنسریوں کی کل تعداد (۲۲۳) ہے چونکہ سال روائی میں محکمہ مالیات حکومت بلوچستان سے صرف (۱۰۰) ڈپنسریوں کے لئے اشاف کی منظوری ہوئی ہے جن کو محکمہ صحت نے اشاف فراہم کر دیا ہے۔

جہاں تک (۲۲۳) باقی ماندہ ڈپنسریوں کا تعلق ہے ان کے لئے اگر محکمہ مالیات حکومت بلوچستان نے آئندہ سال مطلوبہ تعداد میں پوشیں فراہم کر دی تو محکمہ صحت ان کو بھی اشاف فراہم کر دے گا۔ اشاف سے محروم (۲۲۳) ڈپنسریوں کی ضلعوار تفصیل آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مذکورہ ہالا (۲۲۳) ڈپنسریوں کو محکمہ صحت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے

**اشاف سے محروم ڈپنسریوں کی ضلع وار تفصیل
ضلع گواور**

بانی شور
راکے پت

۱- سول ڈپنسری
۲- سول ڈپنسری

ضلع لسیلہ، مقام او تحل

موری

۱- سول ڈپنسری

پارانوشانی	- ۲ سول ڈپنسری
گلاني	- ۳ سول ڈپنسری
محمود گونج	- ۴ سول ڈپنسری
ابراهيم گونج	- ۵ سول ڈپنسری
کوك ذييم	- ۶ سول ڈپنسری
خور خير	- ۷ سول ڈپنسری
بلوچ گونج	- ۸ سول ڈپنسری
هاشوم گونج گذانی	- ۹ سول ڈپنسری

صلع خاران

لاکر	- ۱۰ سول ڈپنسری
تبر	- ۱۱ سول ڈپنسری
شاہو گلاني	- ۱۲ سول ڈپنسری
چھوٹ	- ۱۳ سول ڈپنسری
لکھل	- ۱۴ سول ڈپنسری
چاہ (ماکھیل)	- ۱۵ سول ڈپنسری

صلع جعفر آباد

چوکی	- ۱۶ سول ڈپنسری
حاجی محمد ابراهيم	- ۱۷ سول ڈپنسری
بانج خی	- ۱۸ سول ڈپنسری
حاجی قائم خان جمالی	- ۱۹ سول ڈپنسری
اسماعيل آباد	- ۲۰ سول ڈپنسری
حافظ روشن کوسو	- ۲۱ سول ڈپنسری
آزاد کشمیر	- ۲۲ سول ڈپنسری

خان پور	۲۳۔ سول ڈپنسری
بخارا	۲۴۔ سول ڈپنسری
ناصر الدین کھوسو	۲۵۔ سول ڈپنسری
عادل گنجی	۲۶۔ سول ڈپنسری
خلانی	۲۷۔ سول ڈپنسری
بیج جعفر آباد	۲۸۔ سول ڈپنسری

صلع جعل گنسی

دیج آباد ریشم شیخانی	۲۹۔ سول ڈپنسری
سیف آباد	۳۰۔ سول ڈپنسری
گر	۳۱۔ سول ڈپنسری
ہاکی خان	۳۲۔ سول ڈپنسری
باقر	۳۳۔ سول ڈپنسری
ہاجر انی	۳۴۔ سول ڈپنسری
مسیر	۳۵۔ سول ڈپنسری
شفع محمد را پیغمبر	۳۶۔ سول ڈپنسری
حاجی مرام	۳۷۔ سول ڈپنسری
میث نند بھور	۳۸۔ سول ڈپنسری
راملن تدانی	۳۹۔ سول ڈپنسری
سفرانی	۴۰۔ سول ڈپنسری
کرم خان کھوسو	۴۱۔ سول ڈپنسری
ہائی	۴۲۔ سول ڈپنسری

صلع لور الائی

جیب قلعہ	۳۳۔ سول ڈپنسری
در گئی شپالو	۳۴۔ سول ڈپنسری
سر ملک	۳۵۔ سول ڈپنسری
شاہ کاریز	۳۶۔ سول ڈپنسری
سائکوری	۳۷۔ سول ڈپنسری
کلی تاجن، بمقام دکی	۳۸۔ سول ڈپنسری
نهار	۳۹۔ سول ڈپنسری
کلی موئی خان	۴۰۔ سول ڈپنسری
ذینا	۴۱۔ سول ڈپنسری

صلع ترتیت

سولو ٹیڈہ	۴۲۔ سول ڈپنسری
گواک مند	۴۳۔ سول ڈپنسری
سینو	۴۴۔ سول ڈپنسری
کمبل	۴۵۔ سول ڈپنسری
تولا زکی	۴۶۔ سول ڈپنسری
نیاز (بلیدہ)	۴۷۔ سول ڈپنسری
سول ہندہ	۴۸۔ سول ڈپنسری
کول و آہی بازار	۴۹۔ سول ڈپنسری
چاہ سن	۵۰۔ سول ڈپنسری

صلع پنج گور

ڈنپ	۶۰۔ سول ڈپنسری
-----	----------------

ساروان خدا آبادان

۶۱- سول ڈپنسری

اراپا تار

۶۲- سول ڈپنسری

شب خان

۶۳- سول ڈپنسری

سری کوزان

۶۴- سول ڈپنسری

صلع کوہلو

کلی رحم دل

۶۵- سول ڈپنسری

مست در بار

۶۶- سول ڈپنسری

داؤ علی شر

۶۷- سول ڈپنسری

جاردار

۶۸- سول ڈپنسری

سد اتوب گانی

۶۹- سول ڈپنسری

حضوری (لنڈی ماغر)

۷۰- سول ڈپنسری

صلع سبی

کلی عبد الرحمن

۷۱- سول ڈپنسری

صلع ڈیرہ بگشی

سور

۷۲- سول ڈپنسری

چھوٹو

۷۳- سول ڈپنسری

روشوش (کلی محمد حسین)

۷۴- سول ڈپنسری

شمول (کلی سیماں)

۷۵- سول ڈپنسری

کپڑی کلی نمار (نمال خان)

۷۶- سول ڈپنسری

کندھ کلی گوار

۷۷- سول ڈپنسری

بستی نمی بخش

۷۸- سول ڈپنسری

نلو اکچھ کلی امان بخش

۷۹- سول ڈپنسری

بند قصل	- ۸۰ سول ڈپنسری
کلی میر حاجی	- ۸۱ سول ڈپنسری
پت دھ (کلی جانی خان)	- ۸۲ سول ڈپنسری
کلی شاہی خان	- ۸۳ سول ڈپنسری
شاہی دربار	- ۸۴ سول ڈپنسری
کاشی	- ۸۵ سول ڈپنسری
شمول	- ۸۶ سول ڈپنسری
جگانی مولوی حضور بخش	- ۸۷ سول ڈپنسری

ضلع پشین

کلی ناصرانی	- ۸۸ سول ڈپنسری
والکلر	- ۸۹ سول ڈپنسری
در رکجھ	- ۹۰ سول ڈپنسری
کلی ملا اغڑ	- ۹۱ سول ڈپنسری
ماسنگی	- ۹۲ سول ڈپنسری
شش ریت	- ۹۳ سول ڈپنسری
حافہ جلازگی	- ۹۴ سول ڈپنسری
کلی حاجی برکت	- ۹۵ سول ڈپنسری
کلی روزی خان	- ۹۶ سول ڈپنسری
کلی سرتلا	- ۹۷ سول ڈپنسری
کلی عبدالرحمن زئی	- ۹۸ سول ڈپنسری
سہنگی	- ۹۹ سول ڈپنسری
تبہ فخری (کنڈل)	- ۱۰۰ سول ڈپنسری
کلی کمی خان	- ۱۰۲ سول ڈپنسری

تهشیر آباد

خانزی

خان واه

شاکرپور

جاگرانی

۱۰۳- سول ڈپنسری

۱۰۴- سول ڈپنسری

۱۰۵- سول ڈپنسری

۱۰۶- سول ڈپنسری

۱۰۷- سول ڈپنسری

صلع بولان

مشکاف شیش

لنڈی

سکری کرد

قاضی واگاہ

بهرام

میرزا

پشکانی

۱۰۸- سول ڈپنسری

۱۰۹- سول ڈپنسری

۱۱۰- سول ڈپنسری

۱۱۱- سول ڈپنسری

۱۱۲- سول ڈپنسری

۱۱۳- سول ڈپنسری

۱۱۴- سول ڈپنسری

صلع نصیر آباد

گوٹھ ولی محمد

۱۱۵- سول ڈپنسری

صلع موسیٰ خیل

ہاترا

چیلی

کیم

۱۱۶- سول ڈپنسری

۱۱۷- سول ڈپنسری

۱۱۸- سول ڈپنسری

صلع بارکھان

گلفورد

۱۱۹- سول ڈپنسری

- ۴۰۔ سول ڈپنسری
 ۴۱۔ سول ڈپنسری
 ۴۲۔ سول ڈپنسری
 ۴۳۔ سول ڈپنسری
 ۴۴۔ سول ڈپنسری

حلیمانی
 مہبان اوہری
 دوباعالم خان
 حسن خان بغاو
 ہبیت خان شادانی

جناب اپسکر - کوئی صحنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

مولانا عبد الباری - جناب والا سوال نمبر ۱۱۔ الف میں پوچھا گیا ہے کہ ڈپنسریاں ابھی تک اشاف سے کیوں محروم ہیں اور جواب میں لکھا ہے کہ ۲۲۳ ڈپنسریوں میں سے صرف سو کو منظوری دی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب خود بھی جانتے ہیں کہ اکثر رہنمای ابھی تک شاف سے محروم ہے جس طرح آپ نے جواب دیا ہے اور یہ وجہ نہیں ہے کہ اس کی محکمہ مالیات نے منظوری نہیں دی ہے مگر اس کے لیے محکمہ مالیات نے بھی منظوری دی ہے وہ ابھی تک سالہوں سال سے تنخواہ لے رہے ہیں مگر ابھی تک وہ کسی سنٹر میں ڈیوٹی نہیں دے رہے ہیں تو اس بارے میں پابندی کی نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب ان رہنمای میں ہبتالوں میں مرکز صحت میں حاضری نہیں دیتے ہیں اور جان بوجھ کر ڈیوٹی نہیں دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (برائے وزیر صحت) - مولانا صاحب آپ کا سوال ایک حد تک بالکل صحیح ہے مگر جتنی بھی ڈپنسریاں بنائی گئی ہیں ان کو شاف اور دوائی فراہم نہیں کی گئی ہے یہ تو حکومت کی اپنی مالی پوزیشن ہے کہ سال میں اے ڈی پی میں جتنی ڈپنسریاں منظور ہوتی ہیں اگر میں دس ڈپنسریوں کی اسکیم بناؤں تو وہ زیادہ سے زیادہ دو منظوں ہیں ان کی عملہ اور دوائی فراہم کی جاتی ہے باقی بلڈنگز اس وقت کھڑی ہے چاہے وہ ثوٹ پھوٹ رہی ہے وہ بلڈنگ بھی حکومت کے بس میں نہیں ہوتی ہے اس بناء اشاف اسکول اور ہبتال ایسے کھڑے ہیں جن کے درودیوار اور کھڑکیاں ثوٹ گئی ہیں اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی منظوری پہلے سے مکے سے نہیں لی گئی ہے اور ایم پی اے صاحبائی نے اپنے فذ ز سے اور اپنی صوابدید سے مختلف ڈپنسریاں اور اسکول بنائے

ہیں اور اس کی منظوری کے لئے کئی سال لگ جاتے ہیں اور بہلڈ نگیں نوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی ہیں۔ اس کے لئے کوشش ہے اور دوسرا مسئلہ ہے کہ لوگ ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتے ہیں میں آپ سے اس سوال پر متفق ہوں صرف ایک ممکنہ نہیں ہے صرف یہ اس صوبے میں نہیں ہے مگر تمام ملک میں یہ ہو رہا ہے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وجہ سے لوگ نوکریاں تو لے لیتے ہیں لیکن کام کرنا اور حاضر ہونا اور ایماند اری سے کام کرنا یہ ہمارے معاشرے میں ایک عجیب سامنہ ہے باہوا ہے۔ ان کی کوشش ہے کہ کسی طرح سے تباہ اے نوادر بیٹھے پشن کی طرح گھر میں کھاتے رہیں۔ ہمارے ملک کی یہ بڑی بد قسمتی ہے۔ اس کے لئے امیں کافی کام کرنا پڑے گا کہ جو ڈپنسپریاں ہم نے بنائی ہیں اور ان کے لئے سرکاری شاف نہیں ہے وہ اپنی جگہ ہے اور جن کے لئے شاف اور ادویات منظور ہوئی ہے اور وہ کام خیں کر کر ہے ہیں یہ ایک الگ مسئلہ ہے اس کے لئے کوشش کریں گے کہ اس پر ہمت کر کے ان ڈاکٹر صاحبین کو حاضر کیا جائے۔ ان کو قومی انسانی استعداد کی جائے کہ وہ اپنی نوکریوں پر حاضر ہو جائیں یہ مسئلہ میں آپ کے ساتھ متفق ہوں گے کہ انسانی مسئلہ میں ڈاکٹر صاحبین اس کے لئے کوشش کریں گے جو حاضر نہیں ہے ان کے لئے کوشش کریں گے کہ انہیں سزا بھی دی جائے کارروائی کی جائے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا - ڈاکٹر گلیم اللہ صاحب نے سوالوں کو جواب دے دیا ہے میں آج یہ ایوان کو تاؤں کہ جن پوسٹوں کی منظوری ہو گئی ہے اور جن ڈپنسپریوں کی منظوری ہو گئی ہے میں آج اس ایوان میں یہ ثابت کروں گا کہ سو ڈپنسپریوں میں سے خاران کی ایک ڈپنسپری بھی نہیں ٹلی ہے۔ یہ انصاف نہیں ہے اور خاران کی کمی ڈپنسپریاں کمل بھی ہیں جناب اسٹیکر - آپ اس سوال سے متعلق کوئی ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا میں اس کی طرف آ رہا ہوں میں یہ کیوں گا کہ پانچ چار سال پہلے سے یہ ڈپنسپریاں کمل ہو گئی ہیں اگر وہ اس کو پر ائیلی میں priority Base پر رہتے ہیں تو وہ میرے دو ڈپنسپری آسکتی ہیں اگر سیکریٹری ہیلتھ کایا وزیر صحت کی من مانی ہے ان کا اپنا فیصلہ ہے جو ہمارے ساتھ نا انصافی ہوں رہی ہے میں اس ایوان میں آج تاؤں کہ ان سو ڈپنسپریوں میں سے خاران کی ایک ڈپنسپری بھی نہیں ہے جب کہ خاران ڈسٹرکٹ میں آٹھو دس ڈپنسپریوں کی

نشاند می کرو نگاہ وہ مکمل ہوئی ہیں اور ذی انج او کی رپورٹ موجود ہے۔ میں کہتا ہوں اس پر نظر ٹالی کی جائے۔ یہ واضح سوال ہے ہماری آنھ دس سال سے پہلے ڈپسٹری مکمل ہے اگر پر ائٹی میں priority base پر سینارٹی میں senority base پر تو ہمارے خاران ضلع کا حق ہے۔ اگر انصاف نہیں ہے اپنی من مانی ہے اپنا فیصلہ ہے تو پھر سو ڈپسٹریوں میں خاران کی ایک ڈپسٹری نہیں ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ خاران کے لئے اپنی من مانی ہے اپنا فیصلہ ہے۔

مولانا عبد الباری - جناب والا حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے توثیقیں دھانی کرائی ہے وہ خود ڈاکٹر بھی ہیں اور وہ یہ سمجھتے بھی ہیں میں نے یہ سوال نہیں کیا ہے کہ مالیاتی پوزیشن کیا ہے اضاف نہیں دیا ہے لیکن ہمیں پڑھے ڈاکٹر صاحب کو بھی اس چیز کا پتہ ہو گا اور ہمارے ضلع پیشین میں کیا حالت ہے اس بارے میں میں آپ کو ایک لفیض بھی سنانا چاہتا ہوں پیر علیہم السلام میں ایک کلی ہے وہاں کافی اضاف بھی تینات کیا گیا ہے ایک خاکروپ تھا اس نے مجھے بتایا کہ جب میں نے جمازو لگایا تو ان کو جو میڈیکل آفسر آیا تو اس نے مجھے نوکری سے نکال دیا تو اس کی وجہ پر چھیس کہ جب ہم نہیں آتے ہیں آپ کیوں آتے ہیں یہ حیرانی کی بات ہے کہ ڈیوبنی کی وجہ سے اس کو نکال دیا ہے میری اس لئے جناب ڈاکٹر صاحب سے یہ درخواست ہو گی کہ محکمہ صحت میں کافی کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن بد قسمتی یہ رہی ہے کہ محکمہ صحت کے وزراء صاحبان اکثر غائب رہتے ہیں یا دورے پر جاتے ہیں یا باہر علاج کے لئے جاتے ہیں تو حکومت سے درخواست ہو گی کہ وہ اس محکمہ کو کچھ فعال بنائے اور کام کرے جس میں عوام کی افادت بھی ہو گی اور یہ پیسے بھی ضائع نہیں ہو گئے۔

جناب اسپیکر - ڈاکٹر صاحب آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔ جو سوال پیش ہے اس سے متعلق کوئی ضمنی سوال پیش کریں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا یہ مسئلہ تو میں پیش رہا ہوں کہ خاران ضلع کو ایک ہپتال نہیں ملا ہے اس سے نا انصافی کی اور کوئی بات ہو سکتی ہے۔ اس سے زیادہ کوئی اور نا انصافی ہو سکتی ہے میں اس نا انصافی کی بات کر رہا ہوں کہ کم از کم میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آیا خاران ایک ضلع نہیں ہے آیا خاران بلوچستان کا ایک حصہ نہیں ہے پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ یا خاران کو

نکالیں۔ اگر ہسپتال بن گئے ہیں تو اضاف کیوں نہیں دیا ہے۔ توجہ کیوں نہیں دی ہے؟

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) - جناب والا (پاٹھنٹ آف آرڈر)

سر-

جناب یہ کس پاٹھ پر بات کر رہے ہیں یہ کیا سوال پیش کر رہے ہیں میں ممبر صاحب کو مشورہ دونگا کہ قاعدہ کے مطابق تحریک لا سیں قرار داد لا سیں یا کوئی الگ سوال لا سیں صرف یہ کہ رہے ہیں کہ ایک خاران ضلع کو ڈپنسری نہیں دی ہے۔ صرف خاران ضلع کو ڈپنسری نہیں دی ہے اور ایوان کا اس میں دس مٹٹ نائم چلا گیا ہے وہ قواعد کو پڑھیں صرف یہ خاران ضلع کو کہا ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - شیخ جعفر خان صاحب آپ میرے سوال میں انتہی Interrupt کر رہے ہیں میرا سوال اس ایوان کے سامنے ہے اور میں ایوان کے سامنے کہ رہا ہوں یہاں جوان جشن InJustice ہو رہی ہیں میں ان انجسٹس InJustice کی بات کر رہا ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے آپ اپنے ذاتی حوالے سے بات تونہ کریں اور اگر میرا سوال with proof نہیں ہے تو پھر مجھے جواب دیں۔ اگر صحیح ہے تو جواب یہ دیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جناب والا میں یہ ڈاکٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ انسانی مسئلہ ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کا مسئلہ ہے اور انسانی مسئلہ ہے اگر اس میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے اور ارادتاکری نے اس کے ضلع کے ساتھ ایسا کیا ہے۔ تو انشا اللہ ہم اس کا ضرور ازالہ کریں گے میں اس کی بالکل تائید کرتا ہوں کہ ملک کا کوئی حصہ میئنیکل ایڈ medical aid کے بغیر نہیں رہتا چاہئے انشا اللہ ہم اس پر ضرور کارروائی کریں گے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - لہذا جناب والا میں ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔ لیکن میں جعفر خان مندو خیل صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ ان کو علم نہیں ہے جو میرا حق بتا ہے اور جو میرا استحقاق بتا ہے۔ میں اس کے متعلق بات کروں گا اور ضرور کروں گا میں اس حوالے سے بات ضرور کروں گا۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال مولانا عبد الباری صاحب کا ہے دریافت کرنا ہے۔

X ۱۲ مولانا عبدالباری - کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) ضلع پشین میں ہسپتال، روول ہیلتھ سینٹر اور ڈپنسریوں کی کل تعداد کتنی ہے نیزاں اداروں میں عملہ اور ادویات کے کوشہ کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) مذکورہ اداروں میں سے کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں اور کون سے ادارے بند ہیں نیز کیا ان بند اداروں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اگر نہیں توجہ بتلائی جائے۔

وزیر (ایس اینڈ جی اے ڈی) - (الف) ضلع پشین میں ہسپتالوں، روول ہیلتھ سینٹر اور ڈپنسریوں کی کل تعداد پچاسی ہے ان اداروں کے نام بعدہ عملہ اور ادویات کے کوشہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سارے ادارے کام کر رہے ہیں۔

فہرست برائے ہسپتال، روول ہیلتھ سینٹر، بنیادی مرکز صحت، ڈپنسری ایگزیکٹو یونٹ، سب ہیلتھ سینٹر ایم سی ایچ سینٹر زی بی کلینک بعد دوائی کے۔

نام	تعداد	سالانہ بجٹ
صلی بیڈ کوارٹر ہسپتال بعد ایڈ بی کلینک	1	1018750 =
ہسپتال	2	60000 =
روول ہیلتھ سینٹر	6	48000 =
بنیادی مرکز صحت	37	14000 =
سول ڈپنسری	18	12000 =
ہیلتھ ایگزیکٹو یونٹ	9	8000 =
سب ہیلتھ سینٹر	5	16000 =
ایم سی ایچ سینٹر	6	8000 =
لی بی کلینک	1	20000 =

نوٹ - (۱) ضلع پشین کے تمام اداروں کی لسٹ بعد اضاف انتہائی ضخیم ہے لہذا

اسیبلی لاہبری میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(۲) حال ہی میں تیار ہونے والی ڈپنسریاں جن میں ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے اور مستقبل قریب میں کام شروع کرنے والی ہیں ہر ایک ڈپنسری کے لئے کمپاؤنڈر نرنسگ اروالی اور ٹاؤن ف کے پوسٹ کی منظوری دے دی گئی ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان - (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب والا جب وزیر صاحب ٹھیک ہو کر آجائیں گے مولانا صاحب کو ان کے ساتھ ان کے چیزبری میں بخادیں میں آپ کی تسلی کر ادی جائی گی اور جو کمی رہ جائے گی تو وہ پوری کردی جائے گی ہم کوشش کریں گے سب ٹھیک ہو جائے۔

جناب اسپیکر - صادق صاحب آپ آپ میں میں باقی نہ کریں جو سوال کریں چیز کو ایڈریس کر کے کریں اور اجازت لیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - جناب والا اس سوال کے جواب میں ہے کہ ضلع پشین کے ہشتالوں کی لست انتہائی ضخیم ہے۔ لہذا اسیبلی کی لاہبری میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے یعنی کہ پشین کے جتنے ڈاکٹر ہیں۔ ہشتال ہیں ان کی لست اسیبلی لاہبری میں پڑی ہوئی ہے ہاؤس کے قلوں میں کیوں جیسی پڑی ہوئی ہیں کیا یہ سوال کا صحیح جواب ہے؟

(وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب والا اس میں اکثر ہوتا ہے جو سوال بہت لیے ہوتے ہیں اور کتابی محل میں ہوتی ہیں وہ لاہبری میں رکھ دئے جاتے ہیں میرے خیال میں اتنے ضخیم اور ان کو ادھر لانا اور رکھنا یہ بدلہ کام ہوتا ہے نہ آپ پڑھ سکیں گے نہ میں پڑھ سکوں گا اس پر ایسے ہی از جی ضائع ہو گی آپ کی دو قدم پر ہوئی ہے۔ وہاں تمام اشیاء ہیں وہاں لاہبری میں آپ کی تسلی ہو سکتی ہے آپ وہاں جا کر پڑھ لیں جتنے بھی لبے چوڑے سودو سفے ہوتے ہیں ان کو اسیبلی میں نہیں لیا جاتا ہے۔ اس کو نزدیک لاہبری میں رکھ دیا جاتا ہے

ملک محمد سرور خان کا کڑ - جناب والا انسوں نے فرمایا جو کوئی غیرہ ہیں وہ لاہبری میں رکھے ہوئے ہیں لیکن ہم تو اس کا جواب ایوان میں چاہتے ہیں یہ کونا طریقہ ہے وہاں

تو دنیا کی اور بہت کتابیں ہیں اس سوال کو وہاں کیسے پڑھیں۔ یہ جواب سے جان چھڑانے والی بات ہے کہ جواب بڑے لمبے چوڑے ہیں۔ آپ یہ جواب اس ہاؤس میں دیں۔ اور کہا ہے کہ لا بھری میں پڑے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - سرور خان صاحب آپ کے جوابات کا پہلے سالوں میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا جب لمبے چوڑے سوال ہوتے تھے وہ لا بھری میں پڑے ہوئے ہوتے تھے اس سے پہلے بھی یہی روایت رہی ہے ہماری آج تک کوشش رہی ہے کہ اس بدلی میں جواب دیں مگر جب سوال لمبا ہو جاتا ہے ایک کتاب بن جاتی ہے ایک پوری کتاب نہ آپ پڑھ سکتے ہیں اور نہ یہاں رکھی جاسکتی ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کٹر - آپ اپنا جواب تو صحیح دیں۔

(وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جواب تو صحیح ہے آپ اس کو نہیں سمجھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر - معزز ارائکین سے گزارش ہے وہ آپس میں گفتگونہ کریں وہ مجھ سے مخاطب ہو کر سوال کریں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا سوال کا مطلب یہ ہے کہ اگر معزز رکن کوئی سوال کرتا ہے تو اس سارے ایوان کو پڑھتا ہو اس سارے ایوان کو پڑھتا ہے اور خائن کا پڑھتا ہو اس میں کیا سوال ہے کیا نہیں ہے یہ کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ہے کہ لا بھری میں جواب پڑا ہے تو پھر ہم اس بات سے یہاں کیسے مطمئن ہوئے کہ لا بھری میں ملاحظہ کریں یہ کوئی غلط بات نہیں ہے جو سرور خان صاحب نے سوال کیا ہے وہ اس کے لئے حق بجانب ہیں اور آپ اس کو ایوان میں جواب دیں چاہے وہ دس صفحہ کا ہے میں صفحہ کا ہے آپ نے اس ایوان کو بتانا ہے آج بلوچستان کے عوام کو بتانا ہے ہم بلوچستان کے مذکوب نمائندے ہیں لوگوں کی توقعات پر ہمیں پورا اترنا ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی - اگر آپ اتنا بڑا المبا سوال پوچھیں کہ بلوچستان میں پچھلے دس سالوں میں کتنے آدمی لگے ہیں آپ ان کے کو اتفاق بتائیں تو اس کے لئے بہت بڑی

کتاب ہوگی کہ آپ اٹھا بھی نہیں سکیں گے۔
یہ ظاہر ہے اس پر ہزاروں روپیہ بھی خرچ ہو گئے یہ آپ کے سامنے جواب پڑے ہوئے ہیں
آپ ایک خاص جگہ کے متعلق سوال کر لیں تو ہم جواب دے سکتے ہیں یہ تو بڑا ضغیم جواب ہے
لاجبری میں پڑا ہے

ملک محمد سرور خان کا کثر - جناب والا میں تو یہ کہتا ہوں کہ جو لاجبری کا لکھا ہے یہ
بھی غلط جواب ہے آپ مردانی کریں ویکھیں لاجبری میں بھی جواب نہیں پڑا ہو گا یہ بھی غلط
جواب ہے اسیلیٰ کو غلط جواب دئئے جا رہے ہیں یہ ہمارا اتحاقان مجموع ہو رہا ہے آپ خود چک
کر سکتے ہیں اگر جواب پڑا تھا تو ٹھیک ہے ورنہ یہاں جواب لایا جائے۔ یہ غلط جواب دے کر صرف
ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ہمیں غلط بیانی سے جواب دیا جا رہا ہے۔ لہذا اس ہاؤس
کا اتحاقان مجموع ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر - جہاں تک سرور خان صاحب پارلیمانی روانیت کا تعلق ہے اسیلیٰ کی
نیل سے مراد اسیلیٰ کی لاجبری شامل ہوتی ہے تو اگر بت سے ایسے سوالات جن کے جوابات
ضغیم ہوتے ہیں تو اجتماعی طور پر وہ لاجبری کی نیل پر رکھ دئے جاتے ہیں تو معزز اراکین ہمیشہ ان
سے وہاں استفادہ کر سکتے ہیں۔ اب یہاں اس سوال کا تعلق ہے کہ اس کا جواب وہاں پڑا ہوا ہے یا
نہیں آپ ہاؤس میں آنے سے پہلے وہاں دیکھ لیتے کہ جواب وہاں پڑا ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا سوال یہ نہیں تھا کہ وہ دس سال کا سوال کر رہے
ہیں کہ اس کی پوزیشن کیا ہے لست ہے سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے
کہ ضلع پہیں میں ہپتال روپیہ سینٹر کی کل تعداد کتنی ہے یہ صرف ایک ضلع کی ہے بات
ہے اگر ایک ضلع کے لئے جواب نہیں مل رہا ہے ہم نے صرف ایک ضلع کی تفصیل پوچھی ہے
دس سال کی تفصیل نہیں پوچھی ہے صرف ایک ضلع کا تو کم از کم ٹھیک جواب دے دیتے۔ اگر
ٹھیک جواب دے سکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ مذدرت کر دیں کہ بھائی وزیر صحت نہیں ہے جواب
بعد میں دے دیا جائے گا۔

جناب اسپیکر - اس کا جواب تو معزز رکن کو تحریری طور پر دے دیا گیا ہے اتنا ضلع پشین میں ہبتال ہیں اتنی ڈپنسپال ہیں روسرول ہیئتہ سنتر ہیں اتنے بنیادی مرکز صحت ہی جہاں تک ان کے اثاثے کا تعلق ہے اس کے بارے میں بھی انہوں نے کہا ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا! انہوں نے کہا ہے کہ ہم دس سال کا جواب نہیں دے سکتے ہیں میں ان سے گزارش کر رہا ہوں اور اس سوال کے حوالے سے کہ رہا ہوں وہ اس کا بھی اس ایوان میں جواب دیں۔

وزیر ایم اینڈ جی اے ڈی - جناب والا اس میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع پشین میں کتنی ڈپنسپال ہیں ہبتال ہیں ان کے عملے اور ادویات ان کے کئے مسئلے ہیں آپ ان پچاس ہبتالوں کا شروع کر دیں تو یہ بہت لمبا چڑا جواب بن جاتا ہے تو اس کی آپ کو تفصیل بتا دیں گے کہ آپ کو مزید اس کی تفصیل چاہئے تو بتا دیں گے اور اگر کسی خاص ہبتال میں دلچسپی ہے تو آپ اس کا بھی نام بتا دیں گے اس کا بھی آپ کو جواب بتا دیں گے۔ خاص صرف اس کی تفصیل بتا دیں گے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا سوال صرف پشین ضلع کا تھا وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے ہیں بلوچستان سارے کی توبات نہیں ہے صرف ضلع پشین کے ڈاکٹر اور ہبتال کی تفصیل کیا ہے۔

سردار شاء اللہ زہری (وزیر بلدیات) - (پونکٹ آف آرڈر) جناب والا معزز ممبر بار بار کہ رہے ہیں کہ جواب نہیں دے سکتے ہیں جواب نہیں دے سکتے ہیں جواب تو دیا ہوا ہے نہیں پر رکھا ہوا ہے میری گزارش ہے آپ اس پر رو لنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر - ضمنی سوال ہی ختم ہو گئے ہیں۔ رولنگ کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۳۲ سید شیر جان صاحب دریافت فرمائیں۔

X ۳۲ سید شیر جان بلوج - کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ ۹۳۔ ۱۹۹۰ کے دوران ممبران صوبائی اسٹبلی، صوبائی وزراء اور

سرکاری افسران کو علاج کی غرض سے اندر وون و بیرونی ملک بھیجا گیا ہے۔
 (ب) اگر جزور (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان پر کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

ایس اینڈ جی اے ڈی - (الف) ہاں یہ درست ہے کہ سال ۱۹۹۰ء کے دوران ممبران صوبائی اسیبلی، صوبائی وزراء اور سرکاری آفسران کو علاج کی غرض سے اندر وون و بیرونی ملک بھیجا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ ممبران صوبائی اسیبلی وزراء اور سرکاری آفسران پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل ذیل ہے۔

فہرست وزراء صاحبان، ممبر صوبائی اسیبلی گورنمنٹ آفسر، گورنمنٹ ملازمین ریٹائرڈ ملازمین برائے علاج معالجہ ممالک بیرونی برائے سال ۱۹۹۰ء۔

جناب اپسیکر - کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا اگر وزیر صاحب بیمار ہو سکتے ہیں تو سوال کتنہ بھی حاضر نہیں ہے وہ بھی بیمار ہے۔

مولانا عبد الباری - وزیر اصحاب کو تو علاج کے لئے آپ امریکہ بھجوادیتے ہیں شیر جان تو ادھر بیمار پڑا ہوا ہے۔

نواپ ذوالفقار علی مگسی - (قائد ایوان) - آپ کو بھی علاج کے لئے بھجواسکتے ہیں۔

مولانا عبد الباری - وزیر اعلیٰ صاحب میں تھیک شاک ہوں مجھے تو ورزش کی بھی ضرورت نہیں ہے ورزش کی آپ کو ضرورت ہے۔

محمد صادق عمرانی - معزز ممبر بھی بیمار نہیں ہے صدر صاحب آرہے ہیں وہ آپ کی مدد کرنے کے لئے وہاں گئے ہوئے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کا کثر - جناب والا میرا اس بارے میں ایک ضمنی سوال ہے میں یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ صوبہ سے جو لوگ سرکاری اخراجات پر باہر بھیجے جاتے ہیں اس کے لئے آپ کے پاس کیا کرانشہروا criteria ہے۔ اور اس کے لئے حکومت بلوجستان کتنے ڈالر خرچ کرنے کی منظوری دے سکتی ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ اس میں بچوں کے لئے بھی اجازت ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے اس کالکسیشن fixation کیا ہے حکومت کتنا دے سکتی ہے یعنی کتنے آدمیوں کو باہر کے علاج کے لئے پیسے دے سکتی ہے۔

(وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب اسپیکر یہ سوال اس سے متعلق نہیں ہے کہ جو سوال دیا گیا ہے وہ اس سے متعلق سوال کریں اگر یہ سوال انہیں کرنا تھا وہ اپنی طرف سے سوال کریں تاکہ ہم اس کے جواب ان کو دے دیتے جواب ان کے سامنے پڑا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر - نہیں وزیر صاحب یہ ضمنی سوال بھی اس سے متعلق ہے کہ حکومت بلوجستان کسی شخص کو کس حد تک علاج کے لئے مدد دے سکتی ہے۔

مولانا عبدالباری - جناب والا یہاں پر وہ جو اسلامی مہربان وزراء کو بھجوار ہے ہیں میں وزیر صاحب سے یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کوئی معیار ہے پیمانہ ہے یہاں صفحہ نمبر ۵ پر وزیر صحت کو امریکہ اور برطانیہ علاج کے لئے دو فتح بھیجا ہے ایک ہی لسٹ میں وزیر صاحب کا دفعہ نام ہے۔

(وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - مولانا صاحب ویسے یہ دل جلانے والی باتیں ہیں آپ کی اس لسٹ کو تو دیکھ کر خواخواہ طبیعت خراب ہو گی لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں کہ انسانی ضروریات ہیں جب ایک انسان بیمار ہوتا ہے اس کا علاج یہاں ممکن نہیں ہوتا ہے پھر اس کے لئے طریق کار کے مطابق میڈیکل بورڈ بیٹھ جاتا ہے اور جب میڈیکل بورڈ یہ سفارش کرے واقعی اس کا آدمی کا علاج یہاں نہیں ہو سکتا ہے فلاں ملک میں اور فلاں ہسپتال میں ممکن ہے اور وہاں اس کا علاج ہو سکتا ہے تو پھر ہر ہسپتال کے جدا چار ارشیں rates ہیں ان کے اخراجات ہیں۔ کمی دفعہ آپریشن بڑا ہوتا ہے اور کمی کا آپریشن ہوتا ہے اس کے مختلف اخراجات ہیں نہ علاج ایک جگہ ہو سکتے ہیں اس کے مختلف جگہوں پر مختلف اخراجات ہیں۔ کسی پر میں ڈالر خرچ آتا ہے اور کسی پر

دو سو ڈالر خرچ آتا ہے تو لذذا مختلف لوگوں کو مختلف ہسپتال میں بھیجا جاتا ہے اور اس کے مختلف اخراجات آپ کے سامنے ہیں اور کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کثر - جناب والا میں ان سے بالکل اتفاق نہیں کرتا ہوں حکومت بلوچستان نے فائنس ڈیپارٹمنٹ نے اس کے لئے کوئی ضرور کرائیٹریا criteria مقرر کیا ہے کہ ایک آدمی کو کس حد تک علاج کے لئے سرکاری اخراجات دے جاسکتے ہیں لیکن جب آپ یہ لست پڑھیں گے تو اس میں ہزاروں ڈالروگوں کو دئے گئے ہیں اور میں تو کہتا ہوں بہت سے لوگ مجھے بھی نہیں اور یہاں پیسے حاصل کر لئے ہیں وہ تو میں نہیں پوچھنا چاہتا لیکن کم از کم صوبائی حکومت نے کوئی کرائیٹریا criteria مقرر کیا ہے کہ ایک آدمی کو باہر کے علاج کے لئے کتنے اخراجات دے سکتے ہیں؟

مولانا عبدالباری - جناب والا جیسا کہ سرور خان صاحب فرار ہے ہیں میں بھی اسی طرح وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ باہر علاج کے لئے بھجنے کے لئے کوئی معیار یا میانہ ہے صرف وزراء صاحبان کو علاج کے لئے دو دفعہ امریکہ برطانیہ بھجوادیتے ہیں اور کوئی کرائیٹریا نہیں ہے۔ اس کے لئے کیا پیمانہ ہے؟

جناب اسپیکر - سردار صاحب آپ مریانی کر کے ہاؤس کے آداب کا خیال رکھیں۔

عبد القہار وداں - (وزیر جنگلات) جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں جماں تک سرور خان صاحب کا ٹھنڈی سوال ہے اس کا میں جواب دے دوں گا تو سات ہزار یا پانچ سو لکھ ڈال رہیں یہ یون ملک علاج کے لئے ہیں۔ یہ ملکہ صحت کی طرف سے ہر وزیر صاحب یا گuber صاحب کو باہر علاج کے لئے بھج سکتے ہیں۔ جو بیمار ہوتے ہیں وہ چلے جاتے ہیں اور اس میں کم اور زیادہ بھی ہو سکتے ہیں وہ اس طرح سے کہ ڈاکٹر تجویز کرتے ہیں بعض اوقات علاج کا خرچہ اس سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ پھر فائنس ڈیپارٹمنٹ ہیئتہ ڈیپارٹمنٹ اور ساری سرجن ڈاکٹر ایک بورڈ میٹنگ کر اس کا فیصلہ کرتا ہے۔ وہ بیماری کی تشخیص کرتے ہیں اور تجویز کرتے ہیں کہ پاکستان میں اس بیماری کا علاج نہیں ہو سکتا ہے پھر بعد میں جتنے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے علاج کے لئے بھج دیتے ہیں بغیر علاج کے لئے پیسے دے دیتے ہیں۔

عددہ

نمبر ۳

رقم

جس ملک کو
بھیجا کیا

سال

ملک

۱	میرزا شریوان بینگل	شہزادی کی	الیں اپنی اے ڈی	الیں اپنی اے ڈی	برطانیہ	۱۹۵۶ء
۲	محمد طرف	اسٹنڈ کشر	اکیشن	اکیشن	برطانیہ	۱۹۴۸ء
۳	مشراز مر	پدیسر	ایجوشن	ایجوشن	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۴	خوشید احمد	پنسل	وزیریات	امریک	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۵	محمد احمد ریسان	وزیریات	امریک	امریک	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۶	عین القفار ہائی	کجر محکت	الیں اپنی اے ڈی	الیں اپنی اے ڈی	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۷	دھرنا خارج	کی اپنیلیو	وزیریات	امریک	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۸	سابق وزیر	الیں اپنی اے ڈی	امریک	امریک	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۹	فراززادہ جام محمد یوسف	وزیریات	الیں اپنی اے ڈی	الیں اپنی اے ڈی	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۱۰	میرزا سارزہری	وزیر محکت	کی اپنیلیو	کی اپنیلیو	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۱۱	چورخادارت اور قیصریان	کجر محکت	امن اشغال	امن اشغال	برطانیہ	۱۹۴۹ء
۱۲	ڈاکٹر امیر محمد ہونے	شہزادی ایں	امن اشغال	امن اشغال	برطانیہ	۱۹۴۹ء

۳۴	ڈاکٹر رکت اللہ	میٹلکل افسر	محبت	برطانیہ	= ۱۰۰۰۳ پونڈ
۳۵	جماند خاں جو گینزی	ٹیکڑا لازم	وزیر محبت	برطانیہ	= ۲۰۰۰۰ ڈالر
۳۶	سید اسرار زیبی	ڈیکٹیوٹ	وزیر محبت	برطانیہ	= ۳۰۰۷ پونڈ
۳۷	کروار شاہ اللہ زہری	وزیر لوگوں کی ونڈت	امور را فله	برطانیہ	= ۳۰۰۷ پونڈ
۳۸	حصیب اللہ خاں	ٹیکڑا لازم	محبت	امریکہ	= ۳۰۰۷ پونڈ
۳۹	ڈاکٹر غلام سرور گرانی	پرچم	B and R	کی ایڈیشن ڈبلو	= ۳۰۰۷ پونڈ
۴۰	ختم مجموع	ورک پر شندت	درکٹر تعلیم	برطانیہ	= ۳۰۰۷ پونڈ
۴۱	ضیر احمد	جے روئی پیپر	مکمل تعلیم	برطانیہ	= ۳۰۰۵ پونڈ
۴۲	محاضل بولنی	پیاسی انس (ارٹائز)	الشیخ ایڈنی اسے ڈی	برطانیہ	= ۳۰۰۵ پونڈ
۴۳	نواب لایزا خاں جو گینزی	پرائیٹ	محبت	امریکہ	= ۳۰۰۵ پونڈ
۴۴	ڈاکٹر اخلاق حسین	ڈیکٹیوٹ محبت	اسٹنڈ پروفیسیل ایم کی	برطانیہ	= ۳۰۰۳۰۰۰۰ امریکی ڈالر
۴۵	ڈاکٹر حصیب الرحمن	محبت	محبت	امریکہ	= ۳۰۰۳۰۰۰۰ امریکی ڈالر
۴۶	ضیر احمد	جے روئی ان	مکمل تعلیم	برطانیہ	= ۳۰۰۳۰۰۰۰ امریکی ڈالر
۴۷	عید القمار دروان	ڈیکٹیوٹ	موبائل اسپلی	برطانیہ	= ۳۰۰۳۰۰۰۰ امریکی ڈالر
۴۸	یگم عید القمار دروان	ڈیکٹیوٹ	موبائل اسپلی	برطانیہ	= ۳۰۰۳۰۰۰۰ امریکی ڈالر

۲۸	وزیر جنگلات پاکستان الحبوبیں (پسحام ملی اکبر)	الیں ایڈجی اےڑی	ہٹانی
۲۹	علی محملخ	لی آرلو	ہٹانی
۳۰	ڈاکٹر محمد الالک	ایمیلے	ہٹانی
۳۱	ڈاکٹر ذیکر جعفر	LMO	ہٹانی
۳۲	علی حسن	محکم خوت	ہٹانی
۳۳	ڈی ایٹریکٹر لیبر	ڈیکٹریٹر	ہٹانی
۳۴	ڈی ایٹریٹر خان	ڈیکٹریٹر	ہٹانی
۳۵	زوج افقار احمد پوری	چ	ہٹانی
۳۶	سرٹھ مطابق جوہد	کیٹھی کوہ	ہٹانی
۳۷	سید اختر حسین زیدی	کمیٹی فشر	ہٹانی
۳۸	سید ایڈجی اےڑی	ساقی دزیر ایل	ہٹانی

نہرست ملازمین برائے علاج و معالجہ اندروفی ملک

بھاں بھیگا

مال

۱	نبیر شمار نام محمدہ مریض	عمر
۲	ڈاکٹر صدیق اللہ ترین	۴۵
۳	ڈاکٹر اقبال ترین	۴۶
۴	ڈاکٹر محمدیوف	۴۷
۵	ڈاکٹر حسٹ شاہ	۴۸
۶	ڈاکٹر رحیت شاہ	۴۹
۷	ڈاکٹر نبیلہ بخش بگٹی	۵۰
۸	RMO	۵۱
۹	رجستہ اللہ خان	۵۲
۱۰	ڈاکٹر رضا اخوان	۵۳
۱۱	ڈاکٹر محمد قطب مجددی	۵۴
۱۲	ڈاکٹر نبیلہ بخش	۵۵
۱۳	مشتملہ اسلام	۵۶
۱۴	ڈاکٹر منیر احمد کاظمی	۵۷

۷۵	ڈاکٹر محمد امین میمنگل	کراچی
۷۶	ڈاکٹر محمد اقبال تربن	کراچی
۷۷	ڈاکٹر عبداللہ جمالی	کراچی
۷۸	ڈاکٹر عبدالعزیز کاسی	کراچی
۷۹	ڈاکٹر محمد ارشاد پراجھ	کراچی
۸۰	ڈاکٹر محمود سلطان پراجھ	کراچی
۸۱	انعام محمد جوہری	کراچی
۸۲	ڈاکٹر نور محمد بھٹی	کراچی
۸۳	سید او رحیم شاہ	کراچی
۸۴	ڈاکٹر قطبی داس	کراچی
۸۵	اسلم شاکر	کراچی
۸۶	ائیس اختر محمد شاہ	کراچی
۸۷	محمد طارق جنہو	پونڈی
۸۸	محمد طارق جنہو	کراچی
۸۹	ڈاکٹر محمد جنہو	کراچی

پی اینڈ زی
محبت
ہائی کورٹ
پی اینڈ زی
محبت

۱۹۹۶ء	کراچی
۱۹۹۷ء	کراچی
۱۹۹۸ء	کراچی
۱۹۹۹ء	کراچی
۲۰۰۰ء	کراچی
۲۰۰۱ء	کراچی
۲۰۰۲ء	کراچی
۲۰۰۳ء	کراچی
۲۰۰۴ء	کراچی
۲۰۰۵ء	کراچی
۲۰۰۶ء	کراچی
۲۰۰۷ء	کراچی
۲۰۰۸ء	کراچی
۲۰۰۹ء	کراچی
۲۰۱۰ء	کراچی
۲۰۱۱ء	کراچی
۲۰۱۲ء	کراچی
۲۰۱۳ء	کراچی
۲۰۱۴ء	کراچی
۲۰۱۵ء	کراچی

۱۳	دین محمدی	دین پولیس
۱۴	واکراظان حسن	حکمت
۱۵	عبدالاسیح بوق	حکمت
۱۶	ڈاک ایم بی	بیان
۱۷	دین محمدی	پولیس
۱۸	ڈاک ایم بی	بیان
۱۹	ڈاک بیل احمد خان	حکمت
۲۰	اسرار	حکمت
۲۱	ڈاک بیل حسن	حکمت
۲۲	سید حسین احمد	حکمت
۲۳	ڈاک نوٹ اللہ کوہکی	حکمت
۲۴	ڈاک ایم بیل	حکمت
۲۵	محمد عظیم بوق	حکمت
۲۶	ڈاکر شس الدین	حکمت
۲۷	امور داخل	حکمت
۲۸	کراچی	کراچی
۲۹	کراچی	کراچی
۳۰	کراچی	کراچی
۳۱	کراچی	کراچی
۳۲	کراچی	کراچی
۳۳	کراچی	کراچی
۳۴	کراچی	کراچی
۳۵	کراچی	کراچی
۳۶	کراچی	کراچی
۳۷	کراچی	کراچی
۳۸	کراچی	کراچی
۳۹	کراچی	کراچی
۴۰	کراچی	کراچی
۴۱	کراچی	کراچی
۴۲	کراچی	کراچی
۴۳	کراچی	کراچی
۴۴	کراچی	کراچی
۴۵	کراچی	کراچی
۴۶	کراچی	کراچی
۴۷	کراچی	کراچی
۴۸	کراچی	کراچی
۴۹	کراچی	کراچی
۵۰	کراچی	کراچی
۵۱	کراچی	کراچی
۵۲	کراچی	کراچی
۵۳	کراچی	کراچی
۵۴	کراچی	کراچی
۵۵	کراچی	کراچی
۵۶	کراچی	کراچی
۵۷	کراچی	کراچی
۵۸	کراچی	کراچی
۵۹	کراچی	کراچی
۶۰	کراچی	کراچی
۶۱	کراچی	کراچی
۶۲	کراچی	کراچی
۶۳	کراچی	کراچی
۶۴	کراچی	کراچی
۶۵	کراچی	کراچی
۶۶	کراچی	کراچی
۶۷	کراچی	کراچی
۶۸	کراچی	کراچی
۶۹	کراچی	کراچی
۷۰	کراچی	کراچی
۷۱	کراچی	کراچی
۷۲	کراچی	کراچی
۷۳	کراچی	کراچی
۷۴	کراچی	کراچی
۷۵	کراچی	کراچی
۷۶	کراچی	کراچی
۷۷	کراچی	کراچی
۷۸	کراچی	کراچی
۷۹	کراچی	کراچی
۸۰	کراچی	کراچی
۸۱	کراچی	کراچی
۸۲	کراچی	کراچی
۸۳	کراچی	کراچی
۸۴	کراچی	کراچی
۸۵	کراچی	کراچی
۸۶	کراچی	کراچی
۸۷	کراچی	کراچی
۸۸	کراچی	کراچی
۸۹	کراچی	کراچی
۹۰	کراچی	کراچی
۹۱	کراچی	کراچی
۹۲	کراچی	کراچی
۹۳	کراچی	کراچی
۹۴	کراچی	کراچی
۹۵	کراچی	کراچی
۹۶	کراچی	کراچی
۹۷	کراچی	کراچی
۹۸	کراچی	کراچی
۹۹	کراچی	کراچی
۱۰۰	کراچی	کراچی

۷۷	نیم گل بی بی	محبت
۷۸	ڈاکٹر اختر حسین	محبت
۷۹	ڈاکٹر سید غلام مریض شاہ	محبت
۸۰	ڈاکٹر جبیب الرحمن	محبت
۸۱	ڈاکٹر سلم کرد	محبت
۸۲	ڈاکٹر فضل احمد	محبت
۸۳	عبد الغفار ندیم	محبت
۸۴	شادا اللہ ملک	محبت
۸۵	پیغمبر نیاز محمد خان جعفر	محبت
۸۶	عمولان افضل چشمہ	محبت
۸۷	ڈاکٹر شیر احمد بلوج	محبت
۸۸	غلام علی	محبت
۸۹	خورشید احمد فیضی سکھڑی	محبت

محبت محبت محبت
محبت محبت محبت
الیں اپنے نمی اے نوئی

۱۹۹۰	کراچی
۱۹۹۱	کراچی
۱۹۹۲	کراچی
۱۹۹۳	کراچی
۱۹۹۴	اسلام آباد
۱۹۹۵	کراچی
۱۹۹۶	کراچی
۱۹۹۷	کوئٹہ
۱۹۹۸	لاہور
۱۹۹۹	کراچی
۲۰۰۰	کراچی
۲۰۰۱	کراچی

۱۰۰	میڈیا	کراچی	کریم	۱۹۹۸ء
۹۹	نراغوت	پنڈی	پنڈی	۱۹۹۸ء
۹۸	لائٹا	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۹۷	حکت	پنڈی	پنڈی	۱۹۹۸ء
۹۶	امیرز	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۹۵	ڈاکٹر اسیں رووف احمد	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۹۴	سید افضل خان	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۹۳	محفل اور	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۹۲	ڈاکٹر شفیع موزہری	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۹۱	ایس یڈیشنز ڈی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۹۰	نیلس	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۹	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۸	میرا شدہ بابا شی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۷	ڈاکٹر محمد افضل	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۶	حاتی خان زبری	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۵	مرا باعبد الرحمنی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۴	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۸۳	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۲	ظفر اشکان	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۱	لہور	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۸۰	کراچی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۹	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۸	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۷	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۶	میرا شدہ بابا شی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۵	ڈاکٹر محمد افضل	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۴	حاتی خان زبری	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۳	مرا باعبد الرحمنی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۲	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۷۱	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷۰	حاتی خان زبری	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۹	ڈاکٹر محمد افضل	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۸	میرا شدہ بابا شی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۷	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۶	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۵	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۴	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۳	میرا شدہ بابا شی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۲	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶۱	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۶۰	حاتی خان زبری	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۹	مرا باعبد الرحمنی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۸	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۵۷	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۶	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۵	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۴	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۳	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۲	میرا شدہ بابا شی	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۱	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵۰	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۹	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۴۸	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۷	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۶	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۵	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۴	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۴۳	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۲	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۱	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۰	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۳۹	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۳۸	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۳۷	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۳۶	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۳۵	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۳۴	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۳۳	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۳۲	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۳۱	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۳۰	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲۹	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۲۸	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲۷	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲۶	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲۵	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲۴	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۲۳	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲۲	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲۱	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲۰	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۹	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۱۸	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۷	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۶	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۵	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۴	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۱۳	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۲	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۱	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۰	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۹	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۸	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۷	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۶	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۵	لی ایم ای	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۴	ظفر اشکان	خواک	خواک	۱۹۹۸ء
۳	کشتر خاران	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۲	عبد الکیم	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱	حکت	کراچی	کراچی	۱۹۹۸ء

۱۰۷	فضل الرحمن
۱۰۸	محمد اکبر قدم
۱۰۹	علام فیض
۱۱۰	محمد اکرم
۱۱۱	پار محمد
۱۱۲	فضل الرحمن
۱۱۳	ڈاکٹر فتح محمد
۱۱۴	نوراحم شاہ
۱۱۵	سید اشرف
۱۱۶	عبدالعزیز بانی
۱۱۷	سکندر علی
۱۱۸	محمد اکبر قدم
۱۱۹	فضل الرحمن
۱۲۰	محمد اکرم
۱۲۱	علام فیض
۱۲۲	محمد اکبر قدم
۱۲۳	فضل الرحمن

جنت	ایں پیدھی اے ڈی	دفترخانہ کوئنڈ	اسٹینٹ کشہر لاہور	کوئنڈ	کراچی	پیلس	جنت	جنت	جنت	جنت									
-----	-----------------	----------------	-------------------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	------	-----	-----	-----	-----

۳۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰
نذر محمد	محمد اکبر قیدم	عبدالحق علی	عبدالرحمن خان	محمد اورس بلوچ	امیر شاہ جوائش سکرپٹری	مسعود	بزرگ	حکیم اطلاعات	حکیم	سریانی اسپلی	ای پی آئی	حکیم
حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم	حکیم
۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲

ملک محمد سرور خان کا کثر - جناب والا وزیر صاحب کہتے ہیں کہ سات ہزار ڈالر لکھس ہیں۔ لیکن یہ زائد جو ڈالر دے گئے ہیں کیا یہ حکومت ان سے واپس ریکوری recovery کرے گی۔ کسی کو یہ ہزار ڈالریا اس سے بھی زیادہ دئے ہیں۔

عبد القہار وداد ان (وزیر) - ڈاکٹر کے کہنے پر زیادہ ہو سکتے ہیں۔

(وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - سرور خان صاحب یہ ایک ممکنہ کلی سوال ہے یہ آپ کے دوران حکومت ہوا ہے جو ہوا ہے سرور خان صاحب اس وقت وزیر تھے مولانا صاحب وزیر تھے ان کے حکومت کے دوران کچھ ہوا ہے اس وقت انہوں نے نہ کچھ پوچھا ہے کسی نے اس کے متعلق بات کی اب جمال تک اس کی ممکنی technicality آپ لوگوں کی تسلی کے لئے تاریخ گے یہ مختلف سوالات جو آپ پوچھ رہے ہیں۔ اس سوال سے متعلق نہیں ہے اگر مختلف ہوتا تو ہم جواب دے دیتے کیونکہ یہ ایک غیر متعلقہ سوال ہے پھر بھی آپ لوگوں کے دوران کے جو سلسلے ہوئے ہیں اس کے میں نے جواب دیئے ہیں۔ اس کی ہم تسلی کر دیں گے کہ اس کے لئے کیا فارمولہ ہے کیا پایا ہے۔ کیا اس فارمولے پر عمل کیا گیا ہے؟

ملک محمد سرور خان کا کثر - آپ کی کابینہ کے دوران بھی بھی ہو رہا ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی - ہم بہت بعد میں دریے شامل ہوئے ہیں۔ جب آپ سب کچھ کرچکے تھے پھر ہم شامل ہوئے۔

عبد الحمید خان اچکزئی (وزیر آپا شی) - جناب اپنے آپ۔ میں پرانٹ آف آرڈر پر کافی دیر سے کھڑا ہوا ہوں یہ سرور خان صاحب بار بار بیماریوں کے متعلق سوال کر رہے ہیں دراصل سرور خان صاحب ہر تیرے میں علاج کے لئے جایا کرتے تھے مگر وہ ایسے بھگے کے وزیر تھے جمال پر ہپٹال اور حکومت کی امداد کی ضرورت پڑتی تھی نہیں تھی۔ ان کا اپنا بھگہ ان کے لئے کافی تھا ہر تیرے میں سرور خان صاحب علاج کے لئے جایا کرتے تھے اور ان کا خرچ ان کا اپنا بھگہ دے دیتا تھا۔ اور اب تو ہر بھگہ کا ایسا وزیر نہیں ہے جس کو اپنا بھگہ برداشت کرے اس کو تو حکومت کے پاس جانا پڑتا ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب اپنیکر پا اخٹ آف آرڈر۔

جناب اپنیکر - جی!

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے کہا ہے کہ ملک محمد سرور خان کا کڑا ان دنوں وزیر تھے میں ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کو یہ بتاؤں گا کہ سرور خان صاحب تو وزیر صحبت نہیں تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عبد الحمید خان اچکزئی صاحب نے فرمایا کہ ملک محمد سرور خان کا کڑا دو تین میینے بعد علاج کے لئے چلے جایا کرتے تھے میں ان سے یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ آیا اس لست میں ملک محمد سرور خان کا کڑا کا نام ہے یا نہیں ہے۔ اگر نام ہے تو کیا کریں۔ اگر نہیں ہے تو یہ سوال ان سے متعلق نہیں ہے۔ جواب مطلوب ہے۔

عبد القمار و دا ان (وزیر) - آپ ۱۹۸۸ء یو ہی سوی کی لست معمولیں تو سرور خان صاحب کا نام آجائے گا۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا - اس وجہ سے عبد الحمید خان صاحب اپنے ہم من ملک کو بھی نہیں جھوٹنا چاہتے ہیں۔

جناب اپنیکر - سہاری کر کے آپ آئیں میں باقی نہ کریں۔ سوال سے متعلق باقی کریں۔

مولانا عبد الواسع - جناب والا ہم تو ڈاکٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہیں۔ لیکن عبد القمار و دا ان فرمائے ہیں کہ کم یا نیواہ ہوتے رہتے ہیں تو ہم اس سے مطمئن نہیں۔ لذا ہم حزب القدار والوں سے گزارش کرتے ہیں کہ قمار و دا ان ایسی باقی نہ کریں کیونکہ اس سے استحقاق بمحروم ہو جاتا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اپنیکر - اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی وضاحت کروں اس کی سیلینگ ceiling تو مقرر ہے لیکن چند ایسے کیس ہوتے ہیں اور یہاری کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ حکومت کو ہدر روانہ خاص طور پر حکومت سیلینگ casis سے زناہ پیسے دیتی ہے۔ اور دو کیسز ceiling میں دیئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں

کہ ڈاکٹر جیب الرحمن کا کیس۔ کیونکہ ایک شدید لیوڑان کا کیس تھا کیونکہ لوگوں کی خدمت اور علاج کرنے ہوئے اسے بھی یہ بیماری گلی تھی ایسے کیسر caser میں حکومت نے ایک دوبار کیا ہے اور اگر حکومت کیا ہے۔ اگر سرور خان آئندہ ایسا نہ کیا جائے۔ تو وہ اس ایوان میں کہہ دیں۔

جناب اسٹیکٹر - اس پر نکالی سوالات ہو گئے ہیں شکریہ الگاسوال نمبر 43 سید شیر جان بلوچ صاحب کا ہے

X ۳۳ سید شیر جان بلوچ - کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۴۰ء کے دوران مطلع گواہ میں کتنی ڈپنپیاں اور بنیادی مرکز صحت کھولے گئے ہیں کیا ان بنیادی ڈپنپیاں کو ایسپوں کی گئی ہے فراہم کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر (ایس اینڈ جی اے ڈی)

سال ۱۹۴۰ء کے دوران مطلع گواہ میں مندرجہ ذیل ڈپنپیاں اور بنیادی مرکز صحت کھولے گئے ہیں۔ مذکورہ ڈپنپیاں کو ایسپوں میانہیں کی گئی ہے۔

۱	چب کلمنی	بنیادی مرکز صحت
۲	چب ریکانی	بنیادی مرکز صحت
۳	مین بیلہ	بنیادی مرکز صحت
۴	ذران	بنیادی مرکز صحت
۵	موجو	بنیادی مرکز صحت
۶	پنان	مول ڈپنپری
۷	لشک	مول ڈپنپری
۸	کہہ	مول ڈپنپری
۹	پانوان	مول ڈپنپری
۱۰	خیبلو	مول ڈپنپری
۱۱	میرانی بازار شار	مول ڈپنپری

جناب اسپیکر - کیا کوئی ضمنی سوال ہے؟

مولانا عبدالباری - سوال میں ہے کہ کیا ان یونٹوں کو ایمپرینس فراہم کی گئی ہے۔ جواب میں ہے مذکورہ یونٹوں کو ایمپرینس میا نہیں کی گئی ہے تو کیوں میا نہیں کی گئی ہے؟

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی - مولانا صاحب آپ کو اس کے متعلق کیا تاویں۔ ایمپرینس حکومت کی اپنی اقتصادی پوزیشن ہوتی ہے اور جن جن ڈپنسریوں کو ایمپرینس میا ہے اور کئی بڑے بڑے ہسپتالوں کو ایمپرینس میا کئے جاتے ہیں جہاں پر بڑے بڑے آپریشن ہوتے ہیں جہاں پر ایمپرینس کیمز Emergency cases Deal ہوتے ہیں کافی بڑے ہسپتالوں کو میا کئے جاتے ہیں اور پھر ڈپنسریوں کو اکثر ایمپرینس نہیں دیجے جاتے ہیں ویسے رناؤ ہر ایک کو چائے لیکن حکومت کے بس میں نہیں ہے کہ تمام دو تین ہزار ڈپنسریوں میں ایمپرینس فراہم کرے خاص ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر تھیسیل کو اڑھے الی خاص جگہوں کو پروایڈ provide کی جاتی ہے مولانا صاحب تسلی کریں۔ آپ کے گاؤں کو بھی میا کروں گے

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا جیسا کہ مولانا صاحب نے اس سوال پر زور دیا ہے کہ مذکورہ یونٹوں کو ایمپرینس میا نہیں کی گئی ہے اور میں اس کے متعلق پر سوال کروں گا کہ آیا گواہ میں کوئی ہسک ہیلتھ شریارول سینٹر میں تو ایمپرینس ہوتا ہے لیکن ہسک ہیلتھ یونٹ ڈپنسری یا کسی ہسپتال کو وہاں ایمپرینس دی جاتے۔

وزیر (ایس اینڈ جی اے ڈی) - اس کا جواب تو ہے ہر انسان کو ضرورت ہے ہر علاقے میں ضرورت ہے۔ ہر انسان کی خواہش کہ ہر کے ساتھ ایک بڑا ہسپتال ہو۔ لیکن حکومت کی اپنی کچھ حدود بھی ہیں کہ ہر ڈپنسری کو نہیں دے سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہزاروں ڈپنسری ہے جو حکومت استحداوے سے باہر ہے ہاں ایک مرکزی ہیڈ کوارٹر، ضلع ہیڈ کوارٹر پر ہسپتال ہوتے ہیں جہاں آپریشن ہوتے ہیں۔ تو ان کو میا کرتے ہیں سب کو پروایڈ provide کرنا اس بحث میں ممکن نہیں ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب اسپیکر۔ اس علاقے کی مناسبت سے ذرا

سچنا چاہئے۔ کہ گوارمیں جو بسک ایلٹھ یونٹ ہے۔ سول ڈپنسری بھی نہیں ہے۔ اگر وہاں پر کوئی ایسا ایمپر جنسی کیس ہو جائے۔ تو کیا ہو گا۔ میری گزارش ہے کہ اس کے لئے کوئی کرانشہدا criteria ہونا چاہئے۔ کوئی طریقہ کار ہونا چاہئے۔ کہ جس علاقوں کے پاس نہیں ہے دور ہیں جیسے گوارہ ہے یہاں سے ساتھ آٹھ سو میل دور ہے اس کا بڑا ہبتال نزدیکی ترتیب میں ہے جو بھی ایمپر جنسی ہوتی ہے تو ان کو ترتیب یا کراچی جانا پڑتا ہے تو کم از کم خاران کا ضلع ہے یا نصیر آباد ہے۔ دور کے اضلاع اور جوبڑے ہبتال سے دور ہیں ان کے لئے کم از کم کرانشہدا criteria ہونا چاہئے میں یہ بات اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ آج میں اپوزیشن میں ہوں اور حزب اقتدار والے مجھے مطمئن کریں۔ لیکن میں تو یہ بات انسانیت کے حوالے سے کر رہا ہوں آپ اس سوال کو اپنے ذہن میں انسانیت کے حوالے سے رکھیں آیا اگر ایک جگہ پر ایمپرینس نہیں ہے وہاں پر ظلم ہو رہا ہے زیادتیاں کی گئی ہیں کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے اور وہاں کوئی سوت نہیں ہے تو آیا وہاں لوگ مر جائیں تو مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ ہمیں صرف مطمئن کریں۔

جناب اسپیکر - ڈاکٹر صاحب آپ سے گزارش ہے کہ آپ جب کوئی ضمنی سوال کریں تو منظر کریں۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۶۰ سردار محمد اختر مینگل صاحب دریافت فرمائیں

X ۶۰ سردار محمد اختر مینگل - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۸ میں سابق جنگل مینجر (فائل) بی۔ ذی۔ اے محمد فاروق اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو خود بڑا، اپنے اختیارات سے تجاوز اور دیگر بد عنوانیوں کے اذامات میں باقاعدہ قانونی کارروائی کے بعد ملازمت سے ڈس مس (بکدوش) کیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلوچستان ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے نہ صرف مذکورہ بالا افران کی بحالی کا کیس مسترد کر دیا تھا۔ بلکہ سپریم کورٹ نے ان افران کی رحم کی ایک بھی مسترد کر دی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جام میر غلام قادر خان (مرحوم) سمیت بالترتیب سابقہ تمام وزراء اعلیٰ صاحبان نے بھی محمد فاروق سابقہ جنگل مینجر (فائل) بی۔ ذی۔ اے کی رحم کی اپنیں مسترد کر دی

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اکبر خان بگشی نے مورخ ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء کو محمد فاروق کی اپیل برائے بھالی ملازمت لکھا تھا۔ کہ اس افسر کو فوری طور پر جیل میں ڈالا جائے۔ کیونکہ اس افسر کی بد عنوانیوں کی وجہ سے محکم کے تمام پراجیکٹ ناکام ہو گئے ہیں۔

(ر) اگر جزو (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو موصوف کو دوبارہ بحال کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ جب کہ موسم گرم کی اسی میشن ۱۹۹۶ء میں سابق وزیر اعلیٰ نے ابو ان کو یہ یقین دلایا تھا۔ کہ بی ڈی اے سے نکالے گئے افسران کو دوبارہ ملازمت پر بھالی نہیں کیا جائے گا۔ نیز کیا نہ کروہ بالآخر حقائق کے باوجود موصوف کو ملازمت پر دوبارہ بحال کرنے کے اقدامات سے حکومت بلوچستان نے اپنے اختیارات سے تجاوز نہیں کیا ہے جس سے عوام کی حق تلفی ہوئی ہے۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات) - (الف) یہ درست نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سابقہ چیئرمین بی ڈی اے نے محمد فاروق جنرل سینجر (فائلس) اور ان کے دوسرے سابق افسران کو بغیر اگوازی رسمی ایکشن کے تحت ملازمت سے بکدوش کر دیا تھا۔ حالانکہ بی ڈی اے بورڈ نے اپنی منعقدہ میٹنگ بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء میں ایک غیر جانبدار اگوازی کمیٹی متحت چیئرمین چیف منسٹر انسپکشن نیم کروانے کا حکم صادر کیا تھا۔

(ب) اگر اس سوال کا تعلق محمد فاروق سے ہے تو صحیح صورت حال یہ ہے کہ مذکورہ افسر نے توہائی کورٹ اور شہی پریم کورٹ میں کوئی اپیل کی تھی۔

(ج) محمد فاروق نے کوئی رحم کی اپیل کسی سابقہ وزیر اعلیٰ کے دور میں دائر نہیں کی۔

(د) سابقہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اکبر خان بگشی کی مذکورہ تحریر اتفاقیہ ہذا کے دفتر میں موجود نہیں۔ اگر سابق وزیر اعلیٰ نے کسی ادارہ کو حکم دیا ہے تو ہمارے علم میں نہیں ہے۔

(ر) جزو الف تا (د) کا جواب اثبات میں نہیں ہے گورنمنٹ سول سروٹ ایکٹ شن نمبر ۲۳ کے تحت کسی بھی کیس کو غور کرنے کے اختیارات موجود ہیں لہذا گورنمنٹ نے اپنے اختیارات سے تجاوز نہیں کیا۔ اور اس عمل سے عوام کی کوئی حق تلفی نہیں ہوئی۔ بلکہ انصاف کے قاضی پورے کیے گئے ہیں۔

وزیر (محکمہ منصوبہ بندی) - جناب اپنے سوال کے اف جز میں ہے کہ محمد فاروق کو اس مس dis miss کیا گیا تھا۔ لیکن جو لیکل ریگور اتھارٹی کے تحت وہ مزید تبیثیں اس شخص کے خلاف ہوتی تھیں۔ بلکہ بی۔ ذی۔ اے بورڈ نے ۱۹۸۷ء میں اس پر فیصلہ دیا تھا۔ کورٹ نے جسے اس مس Dis miss کیا تھا۔ لیکن actually ایک جو ہٹھیشن mercy petition پر نہیں گیا تھا۔ جس بنا پر اس پر غور نہیں کیا گیا۔ فاروق کی جو مری ہٹھیشن mercy petition کی وہ ایک شرط ہوتی کہ وہ مری ہٹھیشن mercy petition کے لیے کوئی lead کرتا۔ جب کہ اس نے سپریم یا اعلیٰ کورٹ پر ڈیلیٹ نہیں کیا۔ جس کی بنا پر میں یہ کونٹا کہ جو ریکارڈ تھا بی۔ ذی۔ اے کا اسی سوال کے جز (ب) کے بارے میں جس اپوانتمنٹ کی وجہ سے ہی۔ ذی۔ اے ریکارڈ میں اس آدمی کو نکالا تو وہ روئین میں Routine base کے تحت کیا گیا ہے۔ اگر ریگور میں اتحاڑی authorised ہوتا ہے کہ کسی بھی گورنمنٹ کیس کے بارے میں اسے ری کنسیڈر consider کیا جائے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب اپنے پچھلے اجلاس میں وزیر صاحب موجود تھے سوالات کے جوابات نہیں تھے۔ آج خدا کا شکر ہے کہ جوابات موجود ہے اور وزیر صاحب خود فرار ہیں۔ مخفی سوال اس طرح ہے۔ کیا وزیر صاحب جو جواب دیئے ہیں۔ کہ حقیقت یہ ہے کہ سابقہ چیرین (بی۔ ذی۔ اے) نے محمد فاروق جزل فیجر فائس اور ان کے دوسرے ساتھی آشران کو بعد میں انکو اڑی ایکشن کے تحت ملازمت سے بکدوش کر دیا تھا۔ میں اس کی وضاحت کرو یہ درست ہے ۲۲ مارچ ۱۹۸۷ء میں ایک غیر جانبدار انکو اڑی کمیٹی کے تحت چیرین چیف مسٹر انپکشن ٹیم کو انے کا حکم صادر کیا گیا تھا۔ مگر حقیقت اس وقت (بی۔ ذی۔ اے) کے اپنے کوئی اہمیشنی روں موجود نہیں تھے۔ مگر بعد میں ۱۹۸۸ء میں ہی یہ روز حکومت بلوچستان نے گزٹ نوٹیفیکیشن کے ذریعے جاری کیے جس کا نام (بی۔ ذی۔ اے) پی۔ اینڈ۔ ذی۔ رو ۱۹۸۷ء رکھا گیا تھا۔ اور اس روں کے تحت تمام انکو اڑی کی گئی۔ اور اس روں میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے چیرین

کے بی۔ ذی۔ اے اور ان کے آفسران کے متعلق کمپیشنٹ اتحاری بنا گیا۔ میرے خیال میں جیہرین بی۔ ذی۔ اے کو یہ اختیار دیا گیا۔ کہ جیہرین موقع پر ہی انکوازی روں ۵ سری ایکشن کے تحت کریں۔ یا روں ۶ کے تحت محمد فاروق کو اور اس کے دوسرے ساتھی افسران کے خلاف روں ۵ کے باقاعدہ انکوازی ہوئی۔ اور انہیں مجرم قابل تھونے پر برخاست کیا گیا تھا۔

شہزادہ جام محمد یوسف وزیر ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات - جناب اسٹاکر میں اس کی کلیرویکشن اس طرح کرنا چاہوں گا۔ اگر کوئی سول سروٹ مطلع ہوتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کی مری ہشیش mercy petition کے لئے کوئی جواز نہیں۔ اس فردنے mercy petition کی ہی نہیں تھی۔ جس کے باپ اس کا Maintaine Status quo mercy petition کے لئے دوسرے افراد نے کورٹ میں مری ہشیش کے لیے اپیل کی تھی۔ جس کے تحت اے لفت کیا گیا۔ اس فاروق کے کیس کے بارے میں جو آپ فرمائے ہیں اس کا وضاحت میں کرنا چاہتا ہوں اس کو ایک مرتبہ سسپنڈ کیا گیا تھا۔ دوسری بار اس لیے سسپنڈ suspend نہیں کیا جاسکتا اب تک اس کی مری ہشیش کورٹ کے اندر فینڈنگ under finding میں تھا۔ ابھی بی۔ ذی۔ اے والے اس پر پروف کر رہے ہیں۔ اگر اس پر فینڈنگ فیکس پائے گے تو حکومت اپنی طرف سے پوری کارروائی کریں گے

سردار محمد اختر مینگل - جناب اسٹاکر صحنی سوال ہے۔ محمد فاروق اور دوسرے جو تین حضرات تھے۔ ان کی کیس کی نوعیت ہی ایک تھی۔ جو اسی ۸۰ لاکھ ایک میں کے قریب غین ہوا تھا۔ اس میں چاروں شامل تھے۔ تین افراد نے مری ہشیش داخل کی اور کورٹ نے انہیں سزا دی۔ انہیں برخاست کیا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ فاروق نے رحم کی کوئی اپیل نہیں کی۔ حالانکہ اس کی رحم کی اپیل دو سابقہ چیف مشریز نے رد کی جو میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ ڈائرکٹر بورڈ نے جو اپنی رائے دی تھی چیف مشریف اللہ جمالی کو

I agree with the view of the chairman

— اس کے بعد سابقہ چیف مشری محمد اکبر خان بگشی کے اپنے پیڈر انٹنگ سے یہ ریمارکس لکھا

ہے جو میں پڑھ کر سنتا ہوں۔

He seems to have stolen huge amount.

اور اس کا آخری پر اگراف ہے۔

He shall be jailed for this criminal acte and want
to be criminal action and I want to know what
action has been taken

تو یہ سب الزمات لگائے گئے۔ اس کے ساتھی نہیں اور دوسرا ساتھی تھے۔ انہوں نے پہشن
راخیل کی تھی۔ کیس ایک ہی نوعیت کا تھا۔ ان کو باقاعدہ ریکورڈ recovery کیے گئے تھے۔ تو
میرا خیال میں جو جوابات دیئے گئے وہ تسلی بخش نہیں ہم اس سے مطمئن نہیں۔

جناب اپسیکر - سردار صاحب جو مواد آپ کے پاس ہے ان کو اسیلی کی پر اپنی قرار دلا
جاتا ہے ان کو آپ جمع کر دیں۔

وزیر (محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات) - جناب اپسیکر، جس طرح معزز رکن
نے سابقہ چیف مشرنواب محمد اکبر خان بھٹی کے بارے میں کما ایک جو ای actualy محکمہ
(ایس۔ اینڈ۔ جی۔ اے ڈی) کی طرف ایسی کوئی اپیشی میشن لی۔ ڈی۔ اے ڈیپارٹمنٹ کو موصول
نہیں ہوئی۔

To be Taken seriously action aganist such person

فاروق کے بارے میں کما گیا کہ وہ مری پہشن کی حلاں کہ اس نے اپیل کی ہی نہیں۔ اور جو
راست right مری پہشن کا ہوتا ہے کہ ایک آدی کو حق دیا جاتا ہے آئینی اور قانونی اس کو
اختیار ہے مری پہشن پر جائے یا نہ جائے۔ میں سول سو سو ایکٹ روں کے بارے میں وضاحت
سے کوئی جس طرح اختر صاحب نے کہا کہ یہ گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ سول روں ۲۲ کے تحت
کسی بھی کیس کو روی کنسیڈر Re consider کر سکتی دیکھ سکتی ہے۔ جب کہ ظفر اللہ جمالی
کے بارے میں کہا میں یہ کوئی ۱۹۸۷ء میں جو بورڈ تکمیل دیا گیا تھا۔ (بی۔ ڈی۔ اے) ڈیپارٹمنٹ
کے بارے میں اس کے ریکورڈ ایکشن انویسٹیگیشن کے تحت اٹھائے گئے تھے۔ لیکن اس پر

پوری طرح مثبت فیصلے نہیں ہوئے تھے۔ یعنی انکو اری بہت طریقے سے نہیں ہوئی تھی۔ کہ وہ اس میں ملوث ہے یا نہیں کیونکہ مری بہشنس کے لیے دوسرے افراد گئے تھے۔ مری بہشنس کے لیے جانا اس کا رائٹ تھا لیکن یہ نہیں گیا۔ اس کے بعد اس نے مری بہشنس کے لیے درخواست دی تو حکومت بلوچستان نے اس پر غور کیا۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - جناب اسپیکر صاحب صحنی سوال میں جام صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک مخفض جب مری بہشنس mercy petition کرتا ہے تو وہ یہ امکنہ accept کرتا ہے کہ میں نے رشوت ستانی اور غلط کاموں میں انکجیج رہا ہوں لہذا مجھے معاف کیا جائے تو کیا ایک ایسا آدمی جو اس قسم کے واقعے میں اندازو ہو اور انہوں نے مری بہشنس بھی اسی بنیاد پر کی کہ چونکہ ہم نے یہ جو مال پر نہیں کیا ہے یا رشوت ستانی اور بلکہ نواب صاحب نے تو اس کو گرفتار کرنے تک کا آرڈر کیا تھا کہ اس مخفض کو گرفتار کیا جائے جناب گورنمنٹ کو اختیار ہے گورنمنٹ کے اختیار ایک ایسے آدمی کے لیے جو رشوت خور ہو جو اس صوبے کو نقصان پہنچا رہا ہو جو اس صوبے کو چاہ کرنا چاہتے ہیں کیا یہ حکومت جو عوام کی حکومت ہے عوام دعویدار ہے عوام کے دونوں سے منتخب ہے کیا یہ حق رکھتے ہیں کہ ایک ایسا آدمی کو یہ لوگ معاف کرے یا اس کو دوبارہ ملازمت میں لیں یہ گورنمنٹ کا اختیار نہیں ہے کہ آپ غلط لوگوں کو معاف کرتے جاؤ اپس ان کو نہ کریاں دو تو پھر اس کے خلاف انکو اری کس بات کی ہے۔

Minister P and D sir

The member is an old parliamentarian

I thank he should talk in parliamentary language.

میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ گیا ہی نہیں تھا مری بہشنس کے لئے کہ وہ اپنے کو اس جو لٹیگیشن litigation اس کے لگائے گئے تھے وہ اس مری بہشنس میں گیا نہیں وہ تصور ہی نہیں کرتا ہے کہ میں مجرم ہوں مری بہشنس میں گیا ہی نہیں ہوں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اسپیکر اگر اجازت ہو تو میں بھی اس کی وضاحت کروں کہ ملزم اور مجرم میں بہا فرق ہوتا ہے یہ حضرات یا یہ جو کس ہے ان کا بنیادی نقطہ

یہ ہے کہ ان کی اپیل یا جیسے رحم کی اپیل کہ رہے ہیں وہ رحم کی اپیل یہ کرتے رہے کہ ہمیں ڈس مس کیا گیا تھا انکو اڑی کا حق ہمیں دیا جائے اگر کوئی ہماری خلاف کی جائے پھر ثابت ہو تو پھر ہمیں یہ سزا دی جائے نقطہ دراصل یہ ہے اور اگر کوئی کنفوژن confusion ہوئی ہے وہ تمام کسی cases میں یہی کہ حکومت نے یہ کہا ہے کہ اس نقطے کو دیکھا جائے کہ کیا ان کے خلاف انکو اڑی ہوئی تھی ان کو یہ موقع دیا گیا ہے تھا یا نہیں اگر نہیں دیا گیا تو ان کو موقع دینا چاہئے اور انکو اڑی ہونی چاہئے اگر ثابت ہو جائے پھر ان کے خلاف کا رواٹی ہو سکتی ہے نقطہ دراصل یہ ہے

ملک محمد سرور خان کا کثر - جناب اسپیکر میں متعلق وزیر صاحب سے یہ پوچھنا ہوں کہ محمد فاروق جس کو ایک دفعہ نوکری سے ڈس مس کیا گیا تھا پھر اس کو روی انسٹیٹی گیا پھر اس کے خلاف ایک انکو اڑی بیٹھائی گئی سیکریٹری لوکل گورنمنٹ سعید reinstated کیا گیا پھر اس کے بعد اس کو اپس سسٹھنڈ کیا گیا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ چونکہ ہاشمی صاحب کا وزیر ہے اس کے علاقے کا رہنے والا ہے اس لئے اس کے لئے ہر غلط کام ہو ہے وہ جائز ہے اور انہوں نے معاف کرنا ہے

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ ایسی باتیں کہنا نہ صرف اس ہاؤس کا استحقاق بمحروم ہوتا ہے بلکہ میرا بھی استحقاق بمحروم ہوتا ہے میں اپنے وزیر کے لئے ہر حق بات پر ضرور لڑوں گا لیکن اگر کوئی میری ذات involve میں کوئی غلطی ہو انشاء اللہ تعالیٰ سرور خان صاحب پانچ سال میری پارلیمانی تاریخ میں اور جتنے میں نے ڈیپارٹمنٹس کے ہیں کہیں بھی ایسی شادت نہیں دے سکتے انہیں اپنے آپ کو دیکھ کے گریبان میں جماں کیں پھر ایسے الزامات لگانے چاہئے اتنی ہی کوونگا

اتنی نہ بودھا کی دامن کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

سردار محمد اختر مینگل - سپلائیمنٹری جواب میں دیا گیا ہے اگر آپ دیکھو کہ محمد فاروق نے کوئی رحم کی اپیل نہیں کی ہے۔ (د) سابقہ وزیر اعلیٰ اکبر بھٹی نے کہ نہ کورڈ فائیل و فرٹ میں موجود

نہیں توجہ ایک شخص آئندہ میں کھا جاتا ہے اس کے لیے ایک فائل کھانا اس کا ہاضمہ اتنا مضبوط ہے فائل کھانا اس کے لیے کیا مشکل ہے ہاضمہ تو سب کا بڑھا ہوا ہے لیکن ایک حد ہے چوتھا بھی کھا گیا تو دیکھئے کتنی غلط بیانی کی گئی ہے کوئی نہ ریکارڈ ان کو مل رہا ہے نہ کوئی اپیل دائرہ کی ہے جیزیر میں بی "ڈی" اے کے اپنے لیٹر ہے اس کمینٹ Comments پر دیئے گئے ہیں اکبر خان بھٹی سابقہ چیف منٹر کا وہ پورا ریکارڈ کمال غائب ہو گیا اس کی وضاحت ذرا جام صاحب کرائیں گے۔

(وزیری پی اینڈ ڈی) - سر میں اس کی لیگلٹی میں legality base پر آنا چاہتا ہوں جیسا کہ اختر مینگل صاحب نے کہا کہ یہ جو خرد بردار کے الزامات اور بڑے پیٹ کے بارے میں کہا تھا میں صرف اتنا کوئی گا کہ جس طرح سے اختر صاحب نے کما کہ سابقہ چیف منٹر اکبر بھٹی صاحب نے جب اتنا سیریز ایشن لیا تو پھر اسے ایمپلیمنٹیشن Implementation کیوں نہیں کی گئی اسی دور کے اندر میں اس میں نہیں جانا چاہتا میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح کہ ہاشمی صاحب نے کہا کہ وہ اس نقطے پر کوئٹھ کے بارے میں جب پروف کسی فروپے ثابت نہیں ہو رہا اور وہ سسپنڈ بھی ہوتا ہے اس کی بیان کو اگر دیکھا جائے تو اس کا یہ حق ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اس پے نظر ٹانی کرے ہے اسپنچن کبھی بھاکی ہوتی انکو اتریاں کی بھی جاتی ہیں تو اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا ہے کہ ایک آدمی کو سسپنڈ کیا گیا ہے تو وہ بالکل اپنی نوکری سے ہٹ چکے ہیں اگر کسی طرح بھی اس پر ثابت ہو تو میں قلوں آف دی ہاؤس پے کوئی گا

we would take serious action against those

persons which =

جنہوں نے بلوجٹان کے لوگوں کے پیسے کھائے ہیں

ملک محمد سرور خان کا کڑ - جناب اسٹریکٹر صاحب جب کہ ساری حکومت اس بد دیانت افسر کو بچانے کی کوشش میں ہے تو پھر کیا ایکشن لیا جا رہا ہے یہ ساری باتیں جو ہم اس ہاؤس میں کرتے ہیں خدا کرے کہ جس طرح وزیر صاحب نے فرمایا کہ ہم ایکشن لیں گے لیکن نیکست next اسیلی سیشن میں پھر ہم اس بات پر آئیں گے پھر جام صاحب نے اس کو بحال کیا ہو گا۔

جناب اسپیکر - اس سوال پے کوئی اور سپلائیٹری؟

مسٹر محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر صاحب (پاکٹ آف آرڈر) یہاں ایک افسر کی محظی اور کریمین کی باتیں ہو رہی ہے شعرو شاعری بھی پڑھ لیا جاتا ہے

جناب اسپیکر - اگر کوئی مختین سوال ہے تو کریں

مسٹر محمد صادق عمرانی - ہاں بول رہا ہوں اسی پر آرہا ہوں کہ آج جب کہ اجلاس ختم ہو رہا ہے میرا بھی ایک سوال اسی سے متعلق ہے لیکن نوعیت کچھ مختلف ہے پہلی بات ہم نے یہاں کی ہے یہ تمام ممبران کے نیمیل پے اور آپ کے نیمیل پے بھی موجود ہے امیل اور دستاویزی شہوت

جناب اسپیکر - بھی آپ جو سوال کر رہے ہیں جو سوال اس وقت ہاؤس میں ہے اس پر بات کرے

مسٹر محمد صادق عمرانی - کیوں کہ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے میں پاکٹ آف آرڈر پے بول رہا ہوں

جناب اسپیکر - یہ سوال اور ہے اس میں پاکٹ آف آرڈر کی بات نہیں۔ ہے اگر کوئی مختین سوال ہے تو آپ کرے

مسٹر محمد صادق عمرانی - ایک افسر کے متعلق ہے جس کے بارے میں ہمارے اس صوبے کی بدنای ہو رہی ہے اور بین الاقوامی سطح پے بھی اور ہائیکوئٹ کی حکومت نے سولہ کروڑ روپے فنڈ روک لئے ہیں اس لئے بلوچستان کے اندر ایک افسر ہے

جناب اسپیکر - آپ سوال نمبر (۴۰) سے متعلق اگر کوئی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں آپ مختین سوال کو اتنا طویل نہ کریں

مسٹر محمد صادق عمرانی - طویل کرنا پڑتا ہے تو اس کے لئے کہ اسیل کا اجلاس ختم ہو رہا ہے

جناب اسپیکر - اجلاس ختم ہو رہا ہے اس بھلی ختم نہیں ہو رہی اگر کہی دوسرا سوال ہے تو آپ اگلے اجلاس میں لائکنے ہیں

مسٹر محمد صادق عمرانی - چلو اجلاس ہی ختم لیکن میں کہتا ہوں کہ وساں ایک ایسا ایشو ہے

جناب اسپیکر - جمال تک اس وقت تحریکہ بی 'ڈی' اے کے سوالات ہیں ان پر بات ہو گی میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ (مداخلت)

محمد صادق عمرانی - جناب یہ کہ نقطے کی میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ میں اس پر بولوں آپ کا فرمانا صحیح ہے

جناب اسپیکر - میں نے کہا کہ آپ تشریف رکھیں۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۶۱ سردار محمد اختر مینگل صاحب کا ہے دریافت فرمائیں۔

X ۶۱ سردار محمد اختر مینگل - کیا وزیر بی 'ڈی' اے از راہ کر مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ جیسین بنی 'ڈی'۔ اے نے پریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے ایک رشتہ دار مسٹر جاوید جعفر کو بھیشت مینھر گریڈ کے ایں اور چند دیگر افسران کو ۲۷ میں تعینات کر دیے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پریم کورٹ کی فیصلہ کی خلاف ورزی کرنے پر جیسین بنی 'ڈی'۔ اے کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور بھرتی شدہ افراد کو فوری طور پر ملازمت سے برخاست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے۔

جام محمد یوسف (وزیری اینڈ ڈی) - (الف) یہ درست نہیں ہے۔ پریم کورٹ کے فیصلے کا تعلق کسی محکمہ میں مستقبل تعیناتی کی لیے ہے۔ بی 'ڈی' اے میں پچھلے ایک سال میں برداشت کسی فرد کی مستقبل تعیناتی نہیں کی گئی۔ البتہ گراؤنڈ ورڈ ڈویلن اور روڈ پر اجیکٹ کے منصوبوں کے لیے بعض اوقات عارضی طور پر مقررہ تنخواہ پر یا مقررہ مدت کے لیے

تعیناتی کی گئی ہے۔ جماں تک جاوید اسماعیل کی تعیناتی کا تعلق ہے اسے ۱۸ اگست ۱۹۹۳ء کو مقررہ تنخواہ پر تین ماہ کے لیے روڈ پر چیکٹ پر تعینات کیا گیا۔ بعد میں ۲۹ اگست ۱۹۹۳ء کو مقررہ تنخواہ کی بجائے سترہ (۷) اسکیل کی تنخواہ پر لگایا گیا۔ اور شرائط جو کہ مورخہ ستمبر ۱۹۹۳ء کو جاری کی گئیں اس میں یہ واضح حکم کہ مذکورہ افسر کی تعیناتی چھ ماہ کے لئے ہوگی۔ اور اس پوسٹ کو جب مستقل بنیادوں پر کیا جائے گا۔ تو یہ افسر بھی دوسروں کے ساتھ مجاز انتخابی کے سامنے پیش ہوں گے اور مستقل بنیادوں پر ملکہ میں بھرتی کے لیے کوئی دعویٰ نہیں ہو گا۔

مذکورہ بالا افسر کے علاوہ بھی پچھلے چند سالوں سے کمی اور افراد مقررہ تنخواہ اور مقررہ مدت کے لیے ملکہ میں کام کر رہے ہیں اور میں نے حکم دیا ہے کہ بی۔ ذی۔ اے میں ایسے تمام ملازمین جو مقررہ تنخواہ اور مقررہ مدت میں لگے ہوئے ہیں ان آسامیوں کو مستقل بنیادوں پر پر کرنے کے لیے مشترکی کیا جائے اور قواعد کے مطابق بھرتی کی جائے۔

(ب) پریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

جناب اپسکر - سوال نمبر ۶ سردار محمد اختر مینگل صاحب صحنی سوال کریں۔

وزیر (پی اینڈ ذی) - جناب والا! سوال میں ہے ان میں کسی پر بھی مستقل اپوائٹ منٹ نہیں کی گئی ہے بی ذی اے میں وہ تمپری ہے temporary basis پر ہیں ایک لکس پریڈ fix period ہے۔ اگر اس میں صحنی سوال کوئی اور ہو تو۔

سردار محمد اختر مینگل - سپلیمنٹری سر۔ وزیر صاحب یہ جواب دے دیں کہ پریم کورٹ کے فیصلے کا تعلق اس ملکے میں مستقل تعیناتی کے لیے ہمارے پاس ہیں اور اس سے بھی انکار کیا جاتا ہے کہ مسٹر محمد جاوید اسماعیل کو اپوائٹ appoint نہیں کیا گی اس کا ذکر مبنی پروف بھی ہیں ہمارے پاس اگر آپ چاہیں۔ ۷ اگریڈ میں ۲۹ اگست ۱۹۹۳ء کو ہمارے چیئرمین بلوچستان بی ذی اے کے ایک لیٹر شائع ہوا ہے ایک آرڈر ہے جو ان کو ۷ اگریڈ کی پوسٹ پر تعینات کیا گیا ہے۔

وزیر (پی اینڈ ذی) - جناب والا! بی ذی اے کی اپنے ایک روڈ ریگولیشن ہیں

التو مسہاذن کے روز جیں اور جو کارپوریشن میں ان کو مختلف بنیادوں پر صرف ایک لکس بھری کی
لیے رکھا گیا ہے اور لکس بھری جو اس کا گزر گیا تو اس کوچہ مینے کیے لئے ایسا کہ میں پر جپری
میں پر رکھا گیا ہے اور وہ اگر بعد میں انہوں نے کیتے کلینر کر کے تو اس کمیٹی کے سامنے مستقل
اپنے انتخاب منصب appointment کے لئے پیش ہوں گے۔

سردار محمد اختر مینگل - (ضمنی سوال) جناب۔ لیٹر میں جناب والا باقاعدہ کلینر لکھا ہوا
ہے کہ مسٹر جاوید اسماعیل ولد امیر محمد۔

Is hereby regularized as a manager

اس کا مطلب کیا ہے اور اگر اس کو ریگومنٹ کیا گیا ہے تو اس کا مطلب کیا ہے یعنی گرد
ستہ میں ہے۔

Minister for P&D

He is appointed for a period of six months only and he will be required a
compli for the post for the filling initial recruitment. He will not claim the absorption
against the post on this appointment.

جناب اسپیکر - یہ آپ کی کس فیصلہ کی ہے اور اس کی کس فیصلہ کی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل - یہ جیزین بی ذی اے کے دو دل طراش ہو رہے ہیں۔ ایک
طرف تو اس کو ریگومنٹ کیا جا رہا ہے اور اس کو ایوان میں پیش کرنے کے لئے اس کو ذرا نزدیکی کے
ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

میرزا الفقار علی مگسی (قاائد ایوان) - مینگل صاحب آپ اس کو تھوڑا سا پڑھ
لیں آپ نے ذیل detail پڑھ لیا ہے اس کے جواب کا جواب کا۔ جواب تو آپ نے پڑھ لیا ہے اس
کے لئے آرڈر ہے ساتھ تاریخ کا ہے۔ آپ اس جواب کو تھوڑا پڑھیں جو ہم نے دیا ہے جواب
پڑھیں تو پھر بعد میں آپ ۲۹ اگست کی بات کر رہے ہیں نیچے چلے جائیں یہ تبر ۱۹۶۸ء اس کو بھی آپ
پڑھیں۔

سردار محمد اختر مینگل - ریگومنٹ کر دیا جاتا ہے اس کے بعد تو یہ لیٹر بی ذی اے کا

۔

جناب اپنیکر - گزارش ہے کوئی بھی رکن اگر بات کرنا چاہے تو مجھے خاطب ہو کر کمرے ہو کر بات کرے۔

ملک محمد سرور خان کا کثر - صرفی سوال جناب۔ ایک طرف تو وزیر موصوف متعلقہ مجھے کی تو یہ کہتے ہیں کہ اس کو عارضی طور پر تعینات کرو گیا ہے اور بعد میں اس کو ایڈیٹر بیویار ہے ان کو منزدہ چہ میئنے کے لئے نام دیا گیا ہے اور چیف نشر صاحب کہتے ہیں نہیں جی وہ ریگورائیز ہو چکا ہے پچھلا تھرڈ ریکھیں تو اس کا آرڈر ریگورائیزیشن کا ہے تو ان دونوں میں تضاد ہے ہم کس کی بات مانیں۔ ایک طرف وزیر پلانگ ایڈیٹر پلٹمنٹ بات اس ہاؤس آف فلور پر کہہ چکے ہیں دوسری طرف چیف نشر صاحب کہتے ہیں کہ یعنی جو آرڈر ہے وہ یہ ہیں کہ اس کو ریگورائیز کیا گیا ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس میں کیوں مجھے جواب دینے نہیں جانتے ہیں یعنی اس ہاؤس کا کوئی ذیکور م نہیں ہے اس ہاؤس کا کوئی احترام نہیں کرتا۔ کیوں مجھے جواب نہیں دیا جاتا اور خود چیف نشر اور وزیر متعلقہ ایک دوسرے کے ساتھ *ذفر differ* کر رہے ہیں تو پھر کس کا جواب صحیح ہے۔

وزیر (پی اینڈ ذی) - سرجس طرح سے مینگل صاحب نے کہا ہے میں یہ کیوں کا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ وہ مستقل بیویاری پر تعینات نہیں ہوئے ہیں اور ان کا لکھن پریڈ یہے تین سے لے کر چھ ماہ تک کا ہے۔ گراؤنڈ وائز اسکیم میں ہے۔ اور جاوید اسماعیل کے ہارے میں جو اپا انکت appoint کیا گیا ہے نہیں میں ہیں Temporal basis میں لکھن پریڈ پر اور پھر جتنے بھی تعینات ہونے والے ہیں مستقل ہونے کی لئے دوبارہ اپا انکت منٹ کمیٹی کی سامنے پیش ہوں گے اور پھر ان کو ریگورائیز کریں گے۔ اور یہ میں وضاحت سے کہتا ہوں سرور صاحب روڑ ایڈیٹر دسجور میں جاتے نہیں ہیں میں اس کو فلور آف دی ہاؤس پر کہہ چکا ہوں سارے ممبروں کے سامنے اور اب تک وہ چہ میئنے کے لئے نہیں میں پر ہیں وہ ریگورائیزڈ میں پر اپا انکت ہوئے ہی نہیں ہیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - کب تک یہ نپری ہیں
Temporary basis پر چلے گا۔ بعد میں پھر یہ ریگو رائیز بھی کر دیں گے مستقل کر دیں
گئے اور نہ کوئی انٹرویو ہو گا ایک آدمی جب ایک دفعہ لگ جائے تو پھر جو بھی انٹرویو ہو گا لوگ اسے
ترجع دیں گے کہ جناب یہ تو آں ریڈی نوکری پر ہے لہذا اس کو گایا جائے۔

وزیر (پی اینڈ ڈی) - ہم اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ (شور)

ملک محمد سرور خان کا کڑ - جام صاحب ہمیں یہ تائیں کہ بلوچستان ڈوپٹمنٹ اتحادی
کے جو روز ہیں تو وہ کیا ہیں؟ ہمیں یہ بتایا گیا ہے اس ہاؤس میں بتایا جائے کہ بلوچستان ڈوپٹمنٹ
کے روڑ کیا ہیں۔

جناب اسپیکر - آپ اس کے لئے کوئی نیا سوال لا سئیں۔ پھر ہاؤس میں اس کا جواب دے
دیں گے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - اور یہ بھی جواب نہیں دے سکتے ہیں کہ حکومت کے کیا
احکامات ہیں کہ کیسے اس کو اپوائٹ appoint کیا جائے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب اسپیکر صاحب یہ مقنادہ اتمیں ہیں جناب مینگل
صاحب تھا رہے ہیں کہ وہ ریگو رائیز ہیں ان کے پاس ایک نوٹیفکیشن ہے کہ وہ ریگو رائیز ہیں
جناب جام صاحب ب تاریخ ہیں کہ وہ تمنی یا چھ میئنے کی لئے ایڈہاک پر ہیں یا کنٹرکٹ ہیں
پر ہیں آیا ہم لوگ کس آرڈر پر لیقین کریں کہ کون سا آرڈر صحیح ہے؟ contract base

جناب اسپیکر - جو سردار مینگل صاحب کے پاس آرڈر ہیں۔ وہ چیر chair کے پاس
لا سئیں۔

یہ میں پڑھ کر سنتا ہوں یہ ہاؤس سن لے۔

No. BDA/Adminn: /127-1/Per : / 4870-71

BALOCHISTAN DEVELOPMENT AUTHORITY

(Administration Division)

Dated Quetta the 7-9-1993

ORDER

In pursuance of this office order No. BDA/Adminn./127-1/Per./93/4753-59 dated 29th August, 1993 the usual terms and conditions for the service of Mr. Javed Ismail are as under.

1. He is appointed for a period of six months.
2. He will be required to compete for the post as and when notified for filling under initial recruitment.
3. He will not claim permanent absorption on the basis of this appointment.

Sd/xx

CHAIRMAN

BALOCHISTAN DEVELOPMENT AUTHORITY

Copy to :-

1. The General Manager (Finance) BDA.
2. Mr. Javed Ismail Manager, Highway BDA.
3. P. file.

No. BDA/Adminn:/127-1/Per:/9/4753-59

BALOCHISTAN DEVELOPMENT AUTHORITY

Administration Division

ORDER

Quetta the 29 AUGUST.1993

In continuation of this office order No. BDA/HQ/J5-2/ Admn/4509-14 Dated 18th August 1993, the Service of Mr. Javed Ismail S/O Amir Mohammad are hereby Regularised as Manager (BPS-17) in Balochistan Development Authority an usual term and conditions with immediate effect.

Sd/xx

CHAIRMAN

BALOCHISTAN DEVELOPMENT AUTHORITY

Administration Division

Copy to :-

1. The Acting General Manager (Finance) BDA
2. The Manager (Audit) BDA
3. Secretary to Chairman BDA
4. P.S To the Director (Highways) BDA
5. Mr. Javed Ismail S/o Amir Mohammad Manager (Highways) BDA
6. File No. 35-2/Admn.
7. File No. 9-2/ Adite

جناب اسپیکر - اس کو اس بیل کی پر اپنی قرار دیا جاتا ہے۔ اس کو بھی ہاؤس کی پر اپنی قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر - سو سو زور لڑ میں ایک وضاحت کروں جب اپنے ائمہ appoint کیا جاتا ہے تو اُڑم اینڈ کنڈیشن اسی وقت دئے جاتے ہیں جس کو اپنے انہیں کیا جاتا ہے۔ تو ریگو رائیزیشن ہوتی ہے اور کنڈیشن دئے جاتے ہیں اس پر میں قائد ایوان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کی تحقیقات کریں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - عرض تو یہ ہے کہ وہ استحقاق معمولی کر رہے ہیں یہ ایک تحریک استحقاق بنتا ہے کیونکہ اس ایوان کا استحقاق معمولی ہو رہا ہے لہذا آپ اس کے لئے روٹنگ دیں میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا اور ارکین کے سامنے جو فلسطینیوں کے چارہ ہیں اور وہ اپنے ریکارڈ پر بھی لے آئے ہیں لہذا آپ روٹنگ دیں کہ آپ اس ہاؤس کے ماںک ہیں لہذا یہ آپ کا کام ہے۔

جناب اسپیکر - جی میں نے کہہ دیا ہے کہ قائد ایوان اس کی تحقیقات کریں گے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - آپ نے یہ روٹنگ دی کہ فلسطینیوں کا کام ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر - میں نے روٹنگ دی دی ہے کہ قائد ایوان اس کی تحقیقات کریں گے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - کیا کریں گے تحقیقات۔

جناب اسپیکر - میں نے کہا ہے کہ قائد ایوان اس کی تحقیقات کریں گے ان سے میں نے گزارش کی ہے کہ وہ اس مسئلے کی تحقیق کریں۔

سردار محمد اختر مینگل - سرور خان صاحب نے کہا ہے کہ اس اس بیل کا اور اس ایوان کا استحقاق معمولی ہو رہا ہے اس کے ملاوہ میں ایک اور عرض کرتا ہوں پریم کورٹ کا فیصلہ ہے اس کی بھی میں نے کاپی رکھی ہوئی ہے اگر دیکھا جائے تو یہ پریم کورٹ کے فیصلے کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - اگر جناب والا ایوان میں اس قسم کی باتیں چلتی رہیں تو پھر اس ایوان کا وقار اور عزت اور اثر کیا رہے گا؟ ہم حکوم کو کیا بول سکتے ہیں۔ جو ہم اس ایوان میں بیٹھنے ہیں اور حکومت کے لئے جو فلسط کام کرتے ہیں ان کا کوئی ازالہ نہیں ہوتا ہے تو پھر اس ایوان میں بیٹھنے کیا کیا فائدہ ہے اور اس ایوان کے جواہرات ہیں یہ معزز ایوان ہے مخفب نمائندے ہیں اگر اس کی بات نہ مانی جائے اور اس ایوان میں جو باتیں ہوں اس پر عمل در آمد نہ ہو تو پھر لوگ ہمیں کیا کہیں گے حکوم ہمیں کیا کہیں گے یہ باتیں ہو گی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکے گا۔

عبد القہار ودان - (پرانک آف آرڈر) جناب والا جناب اپسیکر صاحب میرے خیال میں سوالات کے لئے ایک محنت و تقدیر ہوتا ہے اور اب اسمیل کا اجلاس شروع ہوئے ڈیزی گھنٹہ ہو گیا ہے اور وقفہ سوالات نے آدھ گھنٹہ اور بھی زیادہ لے لیا ہے اب اگر اس کو ختم کیا جائے؟

جناب اپسیکر - آج آخری اجلاس ہے کچھ سوالات باقی رہ گئے ہیں ان کو ختم کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب اپسیکر صاحب! جب ایک آدمی بات کر رہا ہے آپ کو کم از کم اسے سننا چاہئے میں یہ بات کر رہا تھا کہ جب کہ ہائی کورٹ اور پریم کورٹ جیسی اعلیٰ عدالتوں کو بات نہ مانی جائے جب ایک عدالت آرڈر پاس کر دیتی ہے اور اس کے بعد دو تین میئنے بعد اور آرڈر پاس کرتا آیا یہ بلوچستان روپ میں ہے کہ جب ایک آدمی کو اپانگت appoint کرے اور اس کو ریگولرائز کرے اور تین میئنے بعد اس کو ایئر ہاک پر رکھ لے یہ کوئی انصاف ہے؟

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا! میں ان سوالات پر بہت کارروائی ہو گئی ہے اگر آپ اس کو آگے چلا کیس آپ روٹنگ بھی دے چکے ہیں لہذا اپر میرے خیال میں بولنا درست نہیں ہو گا

جناب اپسیکر - سوال نمبر ۶۲ بھی سردار محمد اختر مینگل صاحب کا ہے

X ۶۲ سردار محمد اختر مینگل - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروری ۱۹۸۸ء میں مسٹر شیم احمد جزل نیجر، مسٹر نشاط عین پروجیکٹ نیجر اور مسٹر وقار عالم ملک ایڈیشنل جزل نیجر مغلہ ہی۔ ذی۔ اے کو ملازمت سے بے کدوش (Dismiss) کر دیئے تھے؟ (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹری ڈی۔ اے بلوچستان ہائی کورٹ اور پریم کورٹ آف پاکستان سمیت بالترتیب سابق تمام وزراء اعلیٰ صاحبان جام میر غلام قادر خان (مرحوم) میر غفراللہ خان جمالی اور نواب محمد اکبر خان بگٹی نے مذکورہ افران کی رحم کی اپلیشن مسترد کی تھیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اب ان افران کی رحم کی اپیل زیر غور لانے اور انہیں دوبارہ ملازمت پر بحال کرنے کی کیا وجہات ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر (پی اینڈ ڈی) - (الف) درست ہے۔

(ب) یہ بات اس حد تک درست ہے۔ کہ بورڈ آف ڈائریکٹری ڈی۔ اے ہائی کورٹ اور پریم کورٹ ان سے مذکورہ افران کی اپلیشن مسترد کر دی تھیں۔ یہ درست نہیں کہ تمام وزراء اعلیٰ صاحبان جام میر غلام قادر خان (مرحوم)، میر غفراللہ جمالی اور نواب محمد اکبر خان بگٹی نے ان افران کی رحم کی اپلیشن مسترد کی تھیں کیونکہ ان افران نے کوئی اپیل نہیں کی تھی۔ کیونکہ ہائی کورٹ اور پریم کورٹ میں جب کوئی کیس زیر غور ہو حکومت اس قسم کی کارروائی نہیں کر سکتی۔

(ج) ان افران نے مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۹۳ء کو وزیر اعلیٰ بلوچستان سے رحم کی اپیل کی اور وزیر اعلیٰ نے اس بارے میں مغلہ صنعت سے رپورٹ طلب کی۔ رحم کی اپیل کرنے کا مقصد حکومت یہ نہیں تھی کہ ان افران کو دوبارہ ملازمت پر بحال کیا جائے۔ لیکن انصاف کے تقاضوں کے تحت کسی کی رحم کی اپیل بغیر دیکھے مسترد نہیں کی جاتی۔

جناب اسپیکر - اب اس سوال نمبر ۲۲ پر کوئی ضمنی سوال دریافت کریں۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا جواب میں دیا گیا ہے ان تینوں حضرات نے کسی بھی چیف مسٹر کے سامنے پیشہ petition نہیں داخل کی ہے لیکن اس کی کاپی تو میں پہلے ہی آپ کو دے چکا ہوں اس میں یہ تین حضرات شامل ہیں۔ دوسراؤ میرا ضمنی سوال ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہائی کورٹ اور پریم کورٹ ایک فصلہ دے دیتے

ہیں آیا اس فیصلے کے بعد پھر جیف مشربجی نظر ٹالی کر سکتے ہیں؟

وزیر (پی اینڈ ڈی) - جناب والا میں اس سوال کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ مری ہششن mercy petition انہوں نے داخل کی ہے یا حکومت اس پر نظر ٹالی کر رہی ہے ماں پر ایکشن لے رہی ہے تو ہم نے کہا ہے۔

Yes it is correct. The question does not relate to Ghois

ہم اس پر کوئی ایکشن نہیں لے رہے ہیں مری ہششن mercy petition انہوں نے دی تھی نہیں ہے اس لئے یہ سوال اس سے متعلق نہیں۔ یہ واضح ہے

سردار محمد اختر مینگل - جناب اپنے کریم جواب میں لکھا ہے کہ ۱۳ جولائی کو وزیر اعلیٰ بلوچستان سے اپیل کی انہوں نے رحم کی اپیل دائر کی اور وزیر اعلیٰ صاحب نے اس بارے میں محکمہ صنعت سے روپٹ طلب کی رحم کی اپیل دائر کرنے کا مقصد حکومت یہ نہیں لیتی کہ ان افران کو دوبارہ نوکری پر بحال کیا جائے لیکن کہا گیا ہے کہ انصاف کا تقاضا کسی رحم کی اپیل کو دیکھی بغزی مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ میرا سوال یہ تھا آیا ہائی کورٹ اور پریم کورٹ کے فیصلے کے بعد بھی وہ مری ہششن چیف مشرکو دے سکتے ہیں؟ اور اگر ان ٹریئر ری ہیگز پر کوئی قانون دان ہو تو وہ بتائیں؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اپنے کریم اگر اجازت ہو تو میں اس بارے میں کچھ کلیر فیکشن clarification کروں؟ اس میں پچھلے سوالات کے جوابات میں بھی یہ نکتہ آتا رہا کہ ہائی کورٹ اور پریم کورٹ میں رحم کی اپیل۔ سوال میں یہ ہے کہ رحم کی اپیل درحقیقت وہ لوگ ہائی کورٹ میں یا پریم کورٹ میں رحم کی اپیل لے کر نہیں گئے تھے وہ اس خاص نکتے پر گئے تھے کہ ہمیں سریلی ڈسمس sumrisily dismiss کیا گیا ہے ہمیں چانس نہیں دیا گیا ہے۔ ہمیں انکو اڑی کے بغیر نکال دیا گیا ہے نکتہ یہ تھا اس پر ہائی کورٹ اور پریم کورٹ نے فیصلہ خلاف دے دیا کہ جماں تک بی ڈی اے کے رو لزیں جن کا سردار صاحب نے ذکر کیا ہے اس وقت ان رو لزیں یہ بات موجود تھی کہ چیزیں بی ڈی اے کو سری ڈسمس کے اختیارات تھے تو ہائی کورٹ نے اس کی وضاحت کی جماں تک ان رو لز اور قوانین کا تعلق ہے یا بی ڈی اے کے رو لز کا

تعلق ہے وہاں چیزیں کو سری Dismissal کے جیزیں اختیارات تھے اس لئے اس نے ان اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے انہیں ڈسمسل کیا اور اس کی بعد اب یہ کیس انہوں نے داخل کیا ہے کہ دوبارہ اس کنٹے پر کہ ہمیں کوئی موقع نہیں دیا گیا ہے کہ ہم اپنی صفائی پیش کرتے یہ بات جواب میں موجود ہے کہ اندر شری ڈیپارٹمنٹ اور چیزیں بی ڈی اے کو ان کی فائل پیش ہوئی ہے میں پچھنے کے لئے ہے کہ کیا انکو اڑی ہوتی تھی یا نہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں پریم کورٹ اور ہائی کورٹ کی بات نہیں۔ جیسا کہ ان کی شروع سے agitation ہی ہے انہوں نے کما ہے اور سردار صاحب نے بھی کما ہے کہ روز میں موجود ہے کہ سری ڈسمسل Dismissal کے اختیارات چیزیں نے چونکہ خود ہی ان کو ڈسکس کیا تھا اور اجیل بھی اسی شخص کے پاس بی ڈی اے ان کو دیئے تھے وہ اس حکومت بلوجستان نے ان کو دیئے تھے۔ اس کے تحت ان کو ڈسکس کیا تھا اور یہ حضرات کتے ہیں کہ سری ڈسمسل Dismissal ہوئی ہے ہمیں موقع نہیں دیا گیا ہے انصاف کے تمام قضاۓ پورے کرنے کے لئے ہمیں موقع دینا چاہئے تھا۔ نکتہ یہ ہے۔

سردار محمد اختر مینگل - (غمی سوال) جناب۔ جیسا کہ ہاشمی صاحب نے کہا ہے کہ انہوں موقع نہیں دیا گیا تھا ہائی کورٹ کا تو فیصلہ ہے کہ انہیں چیزیں بی ڈی اے نے کہا۔

Fourteen Days Given To Explain The position.

انہیں موقع تو دیا گیا یہ نہیں ہے کہ انہیں موقع نہیں دیا گیا تھا۔ یہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں ہے۔

میر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اسٹریکر یہ بھی درست ہے کہ چیزیں بی ڈی اے نے اپنی آکیلی جیشیت میں کوئی بورڈ نہیں بھایا گیا تھا کوئی انکو اڑی نہیں ہوتی تھی وہ چاہئے تھے کہ اگر ہم پر وہ الزامات لگائے گئے ہمیں تو کسی بورڈ کو پیش ہوتے کوئی انکو اڑی کمیٹی ہوتی۔ کوئی بورڈ آف ڈائریکٹر کے سامنے جائیں تو چیزیں نے خود ان کو ڈس میس Dis miss کیا تھا تو اس وقت اگر اجیل بھی اس شخص کے پاس موجود ہو تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے۔ بات یہ تھی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - (پانہٹ آف آرڈر) جناب والا جب متعلقہ بھے کا

۵۹

وزیر بیٹھا ہو کیا وہ جواب دینے کے قابل نہیں ہے کیا وہ جواب نہیں دے سکتا ہے اور ہاشمی صاحب اس کی وکالت کر رہے ہیں۔ پارلیمانی روائیت میں یہ ہے کہ جب وزیر متعلقہ ایوان میں خود موجود ہو تو وہ خود جواب دے لے آپ رولنگ دے آپ کے روز اور قوانین میں ہے کہ جب وہ خود موجود ہو وہ جواب دے کیا ہاشمی صاحب نے ان کی وکالت کرنی ہے جب کہ وہ موجود ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہ وہ موجود نہ ہوں اور ہاشمی صاحب جواب دے رہے ہیں۔ ہاشمی صاحب ایک طرف اشارہ کر رہے ہیں اور کبھی ادھر اشارہ کر رہے ہیں۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب میں چار سال وزیر قانون اور پارلیمانی امور رہا ہوں تو اس وقت سے پہلے حضرات موجود ہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں جن کی پیشتر جواب میں وہ تھا اس وقت تو کسی نے اعتراض نہیں کیا بلکہ مدطلب کیا کرتے تھے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) - جناب والا ہمارے جام صاحب اور سردار نواب خان تین میں کافی فرق ہے وہ بیٹھے ہوئے اور سرور صاحب کو ان کا فرق معلوم نہیں ہوا ہے۔ سرور خان صاحب کو اپنی نظر ثیث کرانی چاہئے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا! اس آرڈر میں ہے کہ جب ہائی کورٹ نے اور پہلیم کورٹ نے ان کی رحم کی اپیل مسترد کر دی ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ صرف پوچھیں گے کہ وہ کون سی وجوہات تھے آیا انہیں کسی کمیٹی نے بحال کیا ہے آیا ان کے متعلق دوبارہ انکو ارزی ہو گئی ہے کس حوالے سے ان کی دوباری تقرری ہو گئی ہے تو اس کے لئے ہمیں حق ہے کہ ہم اس کے بارے میں سوال پیش کریں ہمیں اس بارے میں مطمئن کیا جائے۔

وزیر (پی اینڈ ڈی) - جناب والا سوال یہ ہے میں اس کو پڑھ کر سناؤں اس میں کہا گیا ہے کہ سکدوش کئے گئے افران کا کیس برائے نظر ہانی طلب کیا گیا تھا اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ کیس محکمہ قانون کو بھیجا گیا ہے نیز اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ.....

جناب اسپیکر - یہ تو سوال نمبر ۶۳ ہے مگر اب سوال نمبر ۴۲ زیر بحث ہے۔ ابھی تک وہ

نہیں آیا ہے۔

وزیر (پی اینڈ ڈی) - جناب والا سوال نمبر ۲۲ کے بارے میں میں یہ بتاؤں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس انہوں نے رحم کی تھی رحم کی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ دوبارہ ری انسٹی ٹیٹ ہو جائیں اس میں ملکہ صنعت کو روپورٹ طلب کی اور ملکہ صنعت نے اپنی پالیسی کے مطابق کما کر ان افراد کو دوبارہ بحال کیا جائے اس کے لیے تفصیلی روپورٹ رحم کی اپیل کی طرح ایک آدمی دائر کر سکتا ہے چیف منزکو دے سکتا ہے ہائی اخراجی کو دے سکتا ہے کہ میرے ساتھ ظلم ہوا ہے یہ ایک تفصیلی روپورٹ مانگی تھی۔

We Have Not Yet Considered Those people.
جناب والا یہ جو تین چار حضرات ہیں ان پر ہائی کورٹ کے فیصلے

کے مطابق ان پر ایک ملین روپے کی ریکوری recovery ہے اس کے احکامات جاری کئے گئے تھے۔ میں وزیر صاحب سے یہ دریافت کروں گا کہ اس کی کتنی ریکوری recovery ہوئی۔ اس کیس کے سلسلے میں سوال ہے۔

جام محمد یوسف (وزیر پی اینڈ ڈی) - جناب والا اور اس بارے میں فریش سوال کریں۔ اسے ایمبزلمنٹ embozzlement کے پیسوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ یہ ایک نیا سوال جیسا پاریمانی طور پر ہوتا ہے تو وہ کریں۔ میں ان سے فریش سوال مانگوں گا۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا یہ فریش سوال نہیں ہے۔ مسئلہ یہاں جو اخفا ہے۔ جسٹس سے چونکہ پرانی شروع سے میلا تھا تو ہم اس جسٹس کی وضاحت کرتے ہیں اس جسٹس کی صفائی کے لیے یا اس کی کھدائی کے لیے اگر وہ پیسے ہڑپ نہ کئے جاتے اب شاید ان سوالوں کا جواب آپ سے طلب نہ کرتا۔ تو مسئلہ یہ ہے کہ جن بنیادوں پر انہیں ڈسکس کیا گیا تھا جو ہائی کورٹ کے احکامات جاری کئے گئے تھے ان کی ریکوری recovery کی گئی ہے یا نہیں۔ ویسے تو ہمارے ملک میں ایک واپڈا کو ہی دائیٹ ایمبلیٹ white elephant بن جائے۔

وزیر (پی اینڈ ڈی) - جناب والا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ایمبزلمنٹ کی

رئیس کی کوئی کلمہ میں نہ کہا ہے کہ مجھے اس کے متعلق فریش سوال دیا جائے یہ اس سے متعلق نہیں ہے

جناب اپسکر - آپ اس بارے میں دوبارہ فریش سوال کریں۔

وزیر (بی اینڈ ذی) - جیسا کہ مینگل صاحب کو رہے ہیں کہ حکومت نے اب تک کیا کارروائی کی ہے تو میں نے اس بارے میں پہلے بھی کہا ہے کہ وہ اس فرد کے خلاف ثابت ہوا کہ اس نے کافی حکومت کی لوٹ مارکی ہے۔ تو میں یہ ضرور کوں گا کہ ہم اس پر ضرور ایکشن لیں گے۔

We are going to take action

سردار محمد اختر مینگل - شکریہ۔

جناب اپسکر - سوال نمبر ۲۳ سردار محمد اختر مینگل صاحب دریافت فرمائیں۔

X ۲۳ سردار محمد اختر مینگل - کیا وزیر بی۔ ذی۔ اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ قانون نے بذریعہ ایک مکتوب نمبر ۵۔۳۔۸۸ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۳ء کو لی۔ ذی۔ اے سے بکدوش کئے گئے افران کا کیس برائے پنڈال و قانونی نظر ہائی طلب کیا تھا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا نہ کوہ کیس محکمہ قانون کو بھیج دیا گیا ہے۔ نیز اگر جواب نہیں ہے تو وجہ بتائی جائے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ذی اے سے بکدوش کئے جانے والے افران کے حق میں محکمہ انڈسٹریز کو بھیجی گئی موجودہ چیزیں کی سری افران بالا کو Mis Guide غلط رہنمائی کرنے کے مترادف ہے جب کہ سابقہ چیزیں کی سریاں بالکل مختلف تھیں۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موجودہ چیزیں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا راہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر (بی۔ ذی۔ اے) - (الف) ہاں یہ درست ہے۔ مذکورہ کیس محکمہ قانون کو بھیج دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ جو سری ملکہ صنعت و حرفت کو بھیجی گئی ہے۔ اس میں چیزیں نے کوئی سفارشات نہیں دیں۔ اور سری ملکہ صنعت نے چیزیں کو واپس کر دی کہ وہ اس کیس کے بارے میں سفارشات دیں۔ اور اب تک کوئی سفارش نہیں کی گئی۔
 (ج) جزو (ج) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔
جناب اسٹیکر - کوئی ضمنی سوال ہے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا آگر وہ ہمیں جواب سے مطمئن کریں تو ضمنی سوال ہے۔ جناب والا یہ لکھا گیا ہے کہ مذکورہ کیس ملکہ قانون کو بھیج دیا گیا ہے لیکن کس حوالے سے بھیجا گیا ہے۔ اس کیوضاحت نہیں کی گئی ہے۔ اس لیٹر کا نمبر اس کی کالی اس جواب کے ساتھ ملک کی جاتی تو بتہ رہتا۔

جامع محمد یوسف (وزیری پی اینڈ ذی) - جناب والا ہم اس کی کالی دے دیں گے۔
 We will send the copy to the Distinguished
 Member of this house.

لیکن جناب والا میں اس سوال کی ایکوضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ جب وہ تمہر سوال پوچھتے ہیں وہ زیادہ تر وزیر اعلیٰ کے ہوتے ہیں حالانکہ مشر صاحب اپنے گھنے کے سوال جواب خود نہ چاہتے اگر اپنے سوال کے جواب دیں تو تھیک۔ لیکن بی ذی اے کے سوالات چیف مشر کے متعلق کئے گئے ہیں روکر پرسو جو میں According to rules of Procedure It Is Not correct. اس لئے کہ بی ذی اے وزیر اعلیٰ صاحب کا ملکہ نہیں اور سوالات نمبر ۴۳ اور ۴۴ کا تعلق ملکہ بی ذی اے سے ہے جناب اسٹیکر سوال نمبر ۴۳ بھی سردار محمد اختر مینگل صاحب کا ہے۔ دریافت فرمائیں

X ۴۳ سردار محمد اختر مینگل - کیا وزیر اعلیٰ از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ ملکہ بی ذی اے میں ایک جیالوجسٹ کا کیدڑ غیر قانونی طور پر تہذیل کر کے ایڈ فیصلہ میں لگایا گیا ہے اور اسی طرح ماںگ کے شعبہ قلور اسٹ پراجیکٹ کا انصارج ایک غیر جیالوجسٹ کو لگایا گیا ہے جس سے ہر دو شعبوں میں نقصان کا احتمال ہے جب کہ ہر

دو شعبوں میں قابل افراد موجود ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ایم من کی دونوں پوسٹوں پر ہر دو نیجوں کی رخصت پر جانے سے ان پوسٹوں پر گریڈ ۱۲ کے دو ڈپلی نیجوں سے کام کیا جا رہا ہے جب کہ کسی سینئر نیجر (جزل) کو ان جھنوں پر تعینات کرنا چاہئے تھا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شعبہ ہائی ویز کے ڈاکومنٹیشن (Documentation) اور کنٹرکشن پرویژن Construction Supervision کا کام نیپاک (Nespak) کو دینے کے باوجود اس شعبہ میں یہک وقت تین نیجر (جزل) موجود ہیں جب کہ اس وقت اس شعبہ میں ایک نیجر کی بھی ضرورت نہیں۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سینئر نیجر محمد ابراء ایم جو اپنی بھتر کار کرگی کی وجہ سے حکومت بلوچستان اور ایڈووکیٹ جزل کی طرف سے ترقی اتنا دیافتہ بھی ہے کو وزیر مختلقہ کے حکم کے دو ماہ گزر جانے کے باوجود اب تک شعبہ ایڈمشنریشن میں نہیں لگایا گیا ہے۔

(ر) اگر جزو (الف) تا (ر) کا جواب اپلٹ میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل سے آتا فرمائیں نیز کیا حکومت شعبہ آئی ویز میں تعینات اور نیجوں (جزل) کے پوسٹوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مگر مکملہ کو مزید نقشان سے بچایا جائے اگر جواب نہیں میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر (بی۔ ڈی۔ اے) - (الف) یہ درست نہیں ہے۔ بی ڈی اے میں جیالوجسٹ کا کیدر غیر قانونی طور پر نہیں بلکہ قانون اور ضرورت کے تحت تبدیل کیا گیا ہے۔ ضرورت کے تحت اس حکم کی اور تبدیلیاں ماضی میں بھی کی گئیں ہیں۔ مزید برآں کسی ایک پوسٹ پر کسی ایک آفیسر کا مستقل حق نہیں ہوتا۔

شعبہ فلوراٹ کے انچارج کے لئے جیالوجسٹ ہونا لازمی نہیں۔ شعبہ فلوراٹ کا انچارج پہلے ایک نیجر تھا لیکن بعد میں ایک ایڈیشل جزل نیجر کو انچارج بنادیا گیا۔ اس انتظامی تبدیلی سے منصوبہ میں کافی بہتری ہوئی ہے اور بی ڈے اے کی آمدی میں اضافہ ہوا ہے۔

(ب) جب کوئی آفیسر چھٹی پر جاتا ہے تو اس کی غیر حاضری میں اس کے بعد کے آفیسر سے کام لیا جاتا ہے کسی دوسرے شعبہ کے افسر کو نہیں لگایا جاتا۔

(ج) ہائی ویز کے شعبہ میں کنسٹلنسی کا کام نیپاک کو دیا گیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ

بی ذی اے اس کام سے لاتعلق ہو گیا ہے بی ذی اے کے پاس سب سے اہم کام حاکی ویز کے ہیں۔ جس کا انچارج ایک ڈائریکٹر ہے۔ جس کے ساتھ درج ذیل افسران کام کر رہے ہیں۔

پرو جیکٹ ڈائریکٹر ایک

جزل فیجر ایک

ایڈیشنل جزل فیجر ایک

فیجر دو

اس نے یہ کہنا کہ اس شعبہ میں ایک فیجر کی بھی ضرورت نہیں۔ درست نہیں ہے۔

(۱) یہ درست ہے کہ وزیر بی ذی اے نے محمد ابراء یم فیجر کے لیے پہلے جو حکم دیا تھا اس کا تعلق شعبہ ایڈیشنل میں تعیناتی سے تھا۔ بعد میں وزیر بی ذی اے کے حکم کے مطابق اسے پلانگ ڈویژن میں لگایا گیا اور اس حکم کی تعییل کی گئی۔ محمد ابراء یم اس وقت اپنے نئے عمدہ پر مامور ہیں۔ یہ درست نہیں کہ وہ سینٹر فیجر ہیں۔

(۲) ہائی ویز ڈویژن میں کام کے لحاظ سے تقریباً چار فیجوں کی ضرورت ہے جنہیں درج ذیل جگہوں پر مقرر کیا جائے گا۔

(۱) لورالائی روڈ ایک فیجر

(۲) حب دریجی روڈ ایک فیجر

(۳) زیارت سنجاوی روڈ دو فیجر

اس وقت سردی کی وجہ سے زیارت میں کام بند ہے اس لیے موسم نیمیک ہونے کے بعد مزید دو فیجر موجودہ منظور شدہ تعداد میں سے لگائے جائیں گے۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۷۲ - سردار محمد اختر مینگل -

جناب اسپیکر - کوئی ضمنی سوال ہے۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا پہلے ضمنی سوال سے ہم مطمئن نہیں ہیں تو آگے بھی ضمنی سوال پوچھنے سے کوئی فائدہ ہی نہیں ہو گا۔

جناب اسپیکر - رخصت کی درخواستیں سیکریٹری اسٹبلی پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں

مسٹر اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) - سید شیر جان صاحب نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - میر عبدالغیٰ جمال صاحب وزیر پلک ایلوچہ انھیز بگ نے اپنی ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے
جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی - نوابزادہ میر لٹکری خان سرکاری دورے پر صبیعہ دعاویں گئے ہیں
اس لئے انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

(سیکریٹری اسمبلی) - سردار محمد طاہر لوئی وزیر رخصت صاحب نے اپنی ذاتی مصروفیت کی
بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسمبلی - جناب میر محمد اکرم بلوچ - والکٹری عبدالمالک اور میر محمد الجوب بلیدی
صاحبان سرکاری دورے پر تربت گئے ہیں لہذا ان تینوں حضرات نے آج سے اجلاس سے رخصت
کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - سردار نواب خان تین وزیری بیوی اے نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکٹر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - نوابزادہ جنگلی خان مری نے آج کے اجلاس سے سبی میں سرکاری مصروفیات کی بناء پر رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکٹر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی - ملک گل زمان خان کاسی نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکٹر - سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی۔)

جناب اپیکٹر - ملک محمد سرور خان کا کڑ تحریک اتحاد پیش کریں۔ تحریک اتحاد نمبر

ملک محمد سرور خان کا کڑ - جناب اپیکٹر: آپ کی اجازت سے میں تحریک اتحاد کا نوش دیتا ہوں، تحریک یہ ہے کہ اسٹبلی کے قواعد و ضوابط کے قاعدہ نمبر ۲۸ کے تحت جتنی جلد ممکن ہو اسٹبلی اپنی مجالس قائمہ منتخب کرے اسٹبلی کو ہوئے عرصہ تین ماہ سے زائد ہو چکا ہے اس کے باوجود کیئیں تھکیل نہیں دی گئی ہیں اگرچہ موجودہ اجلاس گزشتہ انمارہ دونوں سے شروع ہے پھر بھی کینیوں کی تھکیل نہیں ہو سکی ہے۔ لذا اس سے اسٹبلی ممبران کا اتحاد مجموع ہوا ہے

جناب اپیکٹر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ اسٹبلی کے قواعد و ضوابط کے قاعدہ نمبر ۲۸ کے تحت جتنی جلد ممکن ہو اسٹبلی اپنی مجالس قائمہ منتخب کرے اسٹبلی کو ہوئے عرصہ تین ماہ

سے زائد ہو چکا ہے اس کے باوجود کمیٹیاں تکمیل نہیں دی گئی ہیں۔ اگرچہ موجودہ اجلاس گزشتہ انہارہ دونوں سے شروع سے پھر بھی کمیٹیوں کی تکمیل نہیں ہو سکی ہے۔ لہذا اس سے اسیبلی ممبران کا استحقاق محروم ہوا ہے۔

جناب اپیکر - ملک محمد سرور خان کا کڑ صاحب آپ اس کی ایڈیٹریٹیویٹی کے متعلق تائیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ - جناب اپیکر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اسیبلی کے قواعد و ضوابط کے روپ ۲۸ کے تحت اسیبلی میں یہ لازمی ہے اور اس میں لفظ شیل Shall بھی استعمال کیا گیا ہے کہ وہ جلد سے جلد اسیبلی کی کمیٹیاں ہائیں جائیں لیکن جیسا کہ میں نے آپ کو عرض کیا ہے تم میں ہو چکے ہیں اور موجودہ اجلاس بھی اختتام کو ہے اس میں بھی مجھے نظر نہیں ہے کہ کمیٹیوں کے بارے میں کوئی تحریک پیش کی جائے گی یا نہیں کی جائے گی تو جناب والا کسی ہاؤس کی جب کمیٹیاں ہی تکمیل نہ پائیں اور کمیٹیوں کے متعلق جو اسیبلی کا ان کے پاس روزمرہ کا کام ہوتا ہے اور جو تحریکیں پیش کی جاتی ہیں جو کام اسٹینڈنگ کمیٹیوں کو پیش کیا جاتا ہے اس میں دیر لگ جاتی ہے لہذا ہاؤس میں جن فیصلوں میں دیر ہو جائے اور فیصلہ ہی نہ ہو سکے اور کمیٹیاں ہی نہ ہوں تو پھر عوام میں اس ہاؤس کا اور منتخب نمائندوں کا بہت برائیج Image ہو جاتا ہے۔ لہذا عرض یہ ہے میں قائد ایوان صاحب سے اور خاص کر خصوصاً جناب اپیکر صاحب میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ اگر ہاپڈرہ، میں منٹ کے لیے اجلاس کو ملتوی کر کے ان کمیٹیوں کے بارے میں وہ صلاح مشورہ کر کے اس ہاؤس میں آجائیں اور یہ کمیٹیاں تکمیل دے دی جائیں تو میں یہ کہتا ہوں یہ بڑی اچھی بات ہو گی تاکہ آئندہ ہم نے جو کام کمیٹیوں کو پرداز کرنا ہو گا وہ خود بخود ان کے پرداز ہو تا جائے گا اور کام شروع ہو جائے گا لہذا میں چاہتا ہوں اور کہتا ہوں۔ قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان جو آج کل قریبی دوست بھی ہیں اور ان کے درمیان اچھے تعلقات بھی ہیں تو میرا خیال ہے قائد ایوان اتنا تو احترام کریں گے کہ تمن چاہز کمیٹیوں کے چیزیں اپوزیشن سے لے جائیں گے اور کچھ حزب اقتدار سے اور میرے خیال میں وہ یہ کام ۱۵ منٹ میں انعام دے سکتے ہیں تو میں آپ کے توسط سے اور جناب قائد ایوان صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ آدمی گھنٹے کے

لے اجلاس کی کارروائی ملتی کریں قائد حزب اقتدار کے ساتھ بینہ کر ان کیمیوں کو تشکیل دیا جائے۔

جناب اسپیکر - ڈاکٹر کلیم اللہ۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) - جناب اسپیکر جو نکہ یہ مسئلہ یہاں پار ہار بیش ہو چکا ہے اور جس طرح سے ہم سب کو معلوم ہے کہ یہ کیمیاں ہاؤس کے لئے بہت ضروری بھی ہوتی ہیں ہماری اس کے لئے بہت کوشش کے باوجود ہم کسی نتیجہ پر پہنچ نہیں سکے ہیں بلکہ جو کیمیاں ہم چاہتے ہیں یا ٹریوری ہنجوز چاہتی ہے وہ حزب اختلاف والوں کو نامنظور اور جوان کی بعض چیزوں ہیں وہ ہم جلدی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے یعنی کیمیوں کے لئے لست بنائی ہے اور ان پر غور خوض کرنے کے لئے ہار بار بیٹھتے ہیں کہ یہ کسی طرح سے بن جائیں۔

اور ہم سب کو معلوم بھی ہے کہ یہ کیمیاں ہاؤس کے لئے ضروری ہوتی ہیں ہماری اس کوشش کے باوجود ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے بلکہ جو کیمیاں ہم چاہتے ہیں یا ٹریوری ہنجوز چاہتی ہے وہ حزب اختلاف والوں کو نامنظور اور جوان کی بعض چیزوں ہیں ہم قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اس نعمت میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ اس کا فائدہ نہیں ہے اس کی لئے ہم نے ایک لست بنائی ہوئی ہے اور اس پر بار بار بیٹھتے ہیں کہ اگر یہ لست منظور پہنچ بھی نہ کر سکے تو ظاہر ہے پھر اس کے لئے انتخاب ہوں گے میرا خیال ہے انتخابات کا مسئلہ ہے جس کو ہم اویڈ avoid کر رہے ہیں یہ ایک لمبا مسئلہ ہے ایک میٹنے تک چلا رہے گا ہم پھر اس ہاؤس کے بعد بھی حزب اختلاف کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں ہم نے اس طبقے میں کم از کم پانچ کیمیوں میں ان کو میجاڑی دی ہے پانچ ۵ پچھے ۶ کیمیوں کی میجاڑی ان کو دی ہے تمنی ۳ چار ۲ کیمیوں کو اپنے پاس رکھنے کے لئے کما گیا ہے تو میں حزب اختلاف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر جو پانچ کیمیاں ہے بڑی ہیں ان کو دی ہیں ہاتھی چار کیمیاں ہیں ان میں ہم میجاڑی اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں تو چونکہ یہ مسئلہ کافی لمبا چڑا ہے اور اس پر کافی ڈسکشن Discussion ہے میری خیال میں اس اجلاس کے بعد بھی ہم اکٹھے بیٹھ سکتی ہیں اور اس پر

گفت و شنید کر سکتے ہیں اگرچہ یہ سب کا استحقاق ہے ہاؤس کا استحقاق ہے۔ کاش سرور خان صاحب پچھلے ڈھانی سال میں یہ باتیں کر جاتے پچھلے ڈھانی سال ایسے گزر گئے اور سرور خان صاحب کو کبھی ہوش بھی نہیں آیا کہ وہ اس کے متعلق بات کرتے ہیں بہادر افسوس ہے۔

جناب اپسیکر - جمال تک اشینڈنگ کمپنیوں کا تعلق ہے جو روز آف برس ہے اسکیں تو واضح لکھا ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو تو اس حوالے سے اور اس ایوان کے لیے یہ بہت ضروری بتا ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو سکے اس کی تشكیل کرے۔ سرور خان صاحب کی تو اس لحاظ سے تحریک استحقاق کی حد تک ٹھیک ہے۔

جناب اپسیکر - کیا محرك اپنی تحریک استحقاق پر زور دیتے ہیں۔

محمد صادق عمرانی - جناب اپسیکر! میں پاؤٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں آپ مجھے بولنے تو دیں۔

جناب اپسیکر - جو مسئلہ پیش ہے آپ اس پر محرك کو تو بولنے دیں۔ صادق صاحب پاؤٹ آف آرڈر کا مطلب ہے۔ اعتراض تو اعتراض والی بات ہی نہیں ہے۔

محمد صادق عمرانی - جناب والا! کمپنیوں ہی کے بارے میں میری بات ہے یہاں کمپنیاں نہیں بن رہی ہیں پچھلے دفعہ یہاں یہ روایت رہی ہے کہ تمام پارٹیوں کے نمائندے بیٹھ کر اس پر فیصلہ کرتے ہیں ہماری پیپلز پارٹی کو تو بتایا بھی نہیں ہے کہ ہم کو کون کمپنیوں میں لے رہے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب والا! میں اس پر زور دھا ہوں اور یہ اسمبلی کے قواعد کے مطابق اس میں لفظ شیل Shall استعمال کیا گیا ہے اس میں کمپنیوں کو ضرور بنا چاہئے اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ ایک گھنٹے کے لیے اجلاس ملتوی کر دیں اور اس ہاؤس میں پھر کمپنیاں بنائیں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا! ضمنی سوال ہے سرور خان صاحب نے جو کہا ہے کہ کمپنیاں نہیں بن رہی ہیں۔ تو اسے کہا گیا ہے کہ وہ ڈھانی سال پہلے کیوں یہ بات نہیں کرتے تھے بات اب سرور خان صاحب کی نہیں ہے بات اب اس ایوان کی ہے۔

جناب اسپیکر - ڈاکٹر صاحب جو ہاؤس میں متعلقہ مسئلہ پیش ہے اب اس کے متعلق بات کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) - میں ممبر صاحب سے جناب والا درخواست کروں گا کہ وہ رولز کو پر ہیں۔ اور سمجھیں۔ تحریک استحقاق پیش ہے اور اس پر ضمنی سوال کس طرح کیا جا رہا ہے مبران صاحبان کی سمجھ اگر اس حد تک ہے تو آپ ان کو کوئی شرط نہ دے دیں۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا یہ سوال صرف ملک سرور خان صاحب کا نہیں ہے یہ ایوان کا ہے یہ ایوان میں سوال پیش ہے کہ اسٹینڈنگ کیمپیوں کو آج تکمیل دیا جائے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) - اس پر تو بات ہو رہی ہے کہ آیا یہ سوال ہے یا تحریک استحقاق ہے۔

ڈاکٹر سردار محمد حسین - جناب والا اس پر تو بات ہو رہی ہے کہ اس مسئلہ کو کیوں التوا میں ڈالا جا رہا ہے یہی تو بات ہو رہی ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - جناب والا اگر اجازت ہو تو میں متعلقہ قوانین پیش کر دوں۔ ملک سرور خان صاحب کا ڈر نے رول ۱۳۸ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ پر ملیٹچ موسن بنایا ہے۔ رول ۱۳۸ اپوزیشن پنجوڑا لے حضرات اتفاق نہیں کر رہے تھے تو جیسا کہ ہاشمی صاحب نے کہا ہے کہ بات بن رہی ہے ویسے تو ہونا چاہئے تھا اپوزیشن کی طرف سے کچھ مبران لئے جاتے کچھ ٹریوری پنجوڑ کی طرف سے لئے جاتے۔ ٹریوری پنجوڑ سے مبران ہوتے نہ کہ وزیر صاحبان۔ مگر ماشاء اللہ ٹریوری پنجوڑوں کے لحاظ سے خود کفیل ہے۔

قائد ایوان - آپ بھی آجائیں۔

سردار محمد اختر مینگل - نہیں آپ کی مہمانیوں کا شکریہ۔ تو یہ بات جناب والا بن رہی ہے ہماری ٹریوری پنجوڑ سے گزارش ہو گی کہ بینے کراس معاملہ کو جلد از جلد حل کیا جائے۔ چونکہ جو میں پیش ہوئے ہیں یا ہونے ہیں وہ بھی ان کیمپیوں کے پرد کئے جاتے۔ جب تک یہ

کیشیاں نہ بنیں گی تو یہ بلوں کو آگے چلانا اس میں کام آیا ہے۔

428. There Shall be elected by Assembly, as soon as my be.

Method of 131. (1) Election. The members of each committee Shall be elected by the Assembly from amongst the leader of the house and the leader of the opposition and in the absence of a leader, his deputy.

مچھلے دنوں جو ہماری بات چیت چلتی رکھے ہیں ہماری جانب سے ایک کمیٹی بنی تھی اور اپوزیشن کی جانب سے ہم سمجھے تھے کہ جناب سردار محمد اختر مینگل صاحب ہیں ان متفقہ نامزد کیا گیا ہے اور سمجھایے گیا تھا کہ اپوزیشن کی طرف سے وہ ہمارے ساتھ گفت و شنید کریں گے اب جب کہ صادق عمرانی صاحب نے کہا ہے کہ پہلے پارٹی کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں یہ مسئلہ تو اپوزیشن کو آپس میں ملے کرنا چاہئے کہ اس میں ان کا نامزد کردہ نمائندہ کون ہے اور میں پھر اس روں کو آگے پر بھاتا ہوں۔

ORDER

In continuation of this office order No. BDA/90/35-2/

131. 2. Incase there is no such agreement law is mentioned in sub-rule (1), the members of each committee shall be elected by the Assembly from amongst its members according to the principle of proportional representation by means of the single transferable vote in accordance with the procedure laid down in schedule III.

پھر اگر ہم یہاں بھی بلاک ہو گئے تو پھر ہمارے لیے انتخاب کا راستہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انتخاق تو کمیں بھی مجموع نہیں ہوا ہے ہماری طرف سے تو کوشش جاری ہے اگر پہلے پارٹی سمجھتی ہے کہ ان کو اس میں اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے یہ نقطہ وہ اپوزیشن کے ساتھ پہنچ کر وہ ملے کر لیں۔

جناب اسپیکر - سردار محمد اختر مینگل۔

سردار محمد اختر مینگل - جناب والا جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ ایک دو نشستیں اس سلسلے میں ہماری اپوزیشن والوں کے ساتھ ہوئی ہیں اپوزیشن کی طرف سے نامزد کردہ نمائندہ میں تھا۔ ظہور حسین خان کھوسو صاحب تھے۔ جوان کی طرف سے کیشیوں کی لست ہمیں

دی گئی تھی ہم اس پر اتفاق نہیں کر رہے تھے جو سٹہاری طرف سے دی گئی تھی وہ اس پر اتفاق نہیں کر رہے تھے۔ اس پر ہماری ثیرہ ری کی ترمیم کرنا مشکل ہو گا اور صادق صاحب نے جو کام ہے وہ شاید یہ بھول گئے ہیں جب وہ اسلام آباد جا رہے تھے اخباری ہمیں دے گئے تھے۔

محمد صادق عمرانی - آپ نے تو ہم سے پوچھا بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر - اس آئینہ کے متعلق قائد ایوان اپنی رائے کوئی وہ ممانع نہیں ہے۔
نواب ذوالفقار علی مکسی (قائد ایوان) - جناب اسپیکر، جیسا کہ میں پہلے بول رہا تھا اور سرور خان صاحب بیچ میں بول رہے تھے میں نے ٹیم کیشیوں کے لیے مقرر کروی ہے وہ اپوزیشن کے ساتھ نہ اکرات کر رہے ہیں۔ ہم حتیٰ الوعی کو شش کریں گے کہ اس مسئلے کو حل کر دیا جائے جیسا کہ روز میں بھی کہا گیا ہے اور اور اس اجلاس میں نہیں ہوا تو اگلے اجلاس میں حل کر لیں گے اور اگر حل نہیں کر سکے تو پھر ہمارے لیے راست بھی ہے اس کے لیے کیشیوں کے لیے ہم ایکشن کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں کہ اس اجلاس میں نہیں کر سکے کیونکہ آج اجلاس ختم بھی ہو رہا ہے دوسرے اجلاس میں ہم اس کے لیے کو شش کریں گے۔ اور دوسرے اجلاس میں مجھے موقع ہے کہ کمیٹیز کی تفکیل ہم کر لیں گے اگر نہ ہوا تو پھر ہم ایکشن کر لیں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب اسپیکر - اس آئینہ کو ہم اگلے اجلاس تک ملتوی کرتے ہیں۔ بہر حال جماں تک اسیبلی کا تعلق ہے اور اسیبلی کے روادر پرسیجو کا تعلق ہے اس میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کو پہلے ہی اجلاس میں حل کر لیا جائے۔ تفکیل ہو جانا چاہئے۔ اب حزب اقتدار اور حزب اختلاف کو یہ چیز پابند کرتی ہے کہ وہ جلد از جلد اس پر گفت و شنید کر کے اس کو فائل کرے اور دوسرے اجلاس میں اس کو پیش کرے۔

جناب اسپیکر - قرارداد پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

ہم ارکین صوبائی اسمبلی قرارداد پیش کرتے ہیں کہ کشمیر میں بھارتی حکومت مظلوم عوام پر نیادیاں بند کرے اور بے کس کشمیریوں کے خون سے ہولی کھینا جو روز مرہ کا معمول بن چکا ہے فوری طور پر بند کرائے۔ پاکستان میں ان مظلوم کشمیریوں پر مظالم کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ ایک فطری عمل ہے اور صوبہ بلوچستان کے باشور عوام بھی اپنے دوسرے پاکستانی بھائیوں کے جذبات میں برابر کے شریک ہیں۔ بلوچستان کے عوام بھی اس ماہ کی پانچ تاریخ کو مکمل اور پر امن ہڑتاں کر کے اور تمام کاروبار معطل کر کے یہ ثابت کرویں گے کہ وہ کشمیریوں پر بھارتی جنات کے ہاتھوں ڈھانے جانے والے مظالم کو نظر انداز نہیں کرتے اور ان کے دکھ میں خود کو برا بر کا شریک سمجھتے ہیں۔ اس قرارداد کے ذریعے یہ ایوان بھارتی حکومت اور عالمی رائے عامہ کو یہ بتادیا چاہتا ہے کہ پاکستان کے عوام خواہ وہ ملک کے کسی حصے میں رہتے ہوں مظلوم کشمیریوں کے ساتھ ہیں۔

منجائب : ۱۔ سعید احمد ہاشمی ۲۔ ڈاکٹر کلیم اللہ ۳۔ سچکول علی ۴۔ جعفر خان
مندو خیل ۵۔ صادق عمرانی

جناب اسپیکر مشترک قرارداد پیش کی گئی یہ ہے کہ ہم ارکین صوبائی اسمبلی قرارداد پیش کرتے ہیں کہ کشمیر میں بھارتی حکومت مظلوم عوام پر نیادیاں بند کرے اور بے کس کشمیریوں کے خون سے ہولی کھینا جو روز مرہ کا معمول بن چکا ہے فوری طور پر بند کرائے۔ پاکستان میں ان مظلوم کشمیریوں پر مظالم کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ ایک فطری عمل ہے اور صوبہ بلوچستان کے باشور عوام بھی اپنے دوسرے پاکستانی بھائیوں کے جذبات میں برابر کے شریک ہیں۔ بلوچستان کے عوام بھی اس ماہ کی پانچ تاریخ کو مکمل اور پر امن ہڑتاں کر کے اور تمام کاروبار معطل کر کے یہ ثابت کرویں گے کہ وہ کشمیریوں پر بھارتی جنات کے ہاتھوں ڈھانے جانے والے مظالم کو نظر انداز نہیں کرتے اور ان کے دکھ میں خود کو برا بر کا شریک سمجھتے ہیں۔ اس قرارداد کے ذریعے یہ ایوان بھارتی حکومت اور عالمی رائے عامہ کو یہ بتادیا چاہتا ہے کہ پاکستان کے عوام خواہ وہ ملک کے کسی حصے میں رہتے ہوں مظلوم کشمیریوں کے ساتھ ہیں۔

منجانب : -

- سعید احمد ہاشمی
- ڈاکٹر کلیم اللہ
- سچکول علی
- جعفر خان مندو خیل
- صادق عمرانی

جناب اپنے سکریر - اس قرارداد پر کوئی نمبر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں؟

محمد صادق عمرانی - جناب اپنے سکریر یہ جو قرارداد ہے یہ اس کی ہم مکمل حمایت کرتے ہیں یہ جو قرارداد جناب ڈاکٹر کلیم اللہ جن کا تعلق پشتوں خواہ جعفر خان مندو خیل۔ جن کو تعلق مسلم لیگ سے ہے۔ اور میرزا نام بھی اس میں شامل ہے ہبھپارٹی کی جانب سے ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور یہ ایوان پورے بلوچستان کے عوام پورے کشیری عوام کی یک جتنی اور ان پر ہونے والے مظالم کی پر زور دست کرتے ہیں اور ہر صوبے سے بھی ہم پورے بلوچستان کے عوام سے اپنی کرتے ہیں کہ اس صوبے میں مکمل ہڑتال کی جائے۔

سردار شنا اللہ زہری (وزیر) - جناب والا! جیسا کہ صادق عمرانی صاحب نے کہا ہے کہ جو پانچ پارٹیاں ہیں انہوں نے اس قرارداد کی حمایت کی ہے۔ میں بھی اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہے اور میں یہ کہوں گا کہ کشیر میں جو برداشت ہو رہی اور وہاں پر کشیر میں جو آج مظالم ڈھائی جا رہے ہیں جس طرح عالم انسانیت خاموش ہے اور جس طرح وہاں پر لوگوں کو بھیز کر دیا جا رہا ہے تو میں اس کے لئے سمجھتا ہوں کہ جس طرح یورپین ممالک۔ یا یو این او خاموش ہے اس کی جتنی بھی ندامت کی جائے کم ہے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی جانب سے مکمل حمایت کرتا ہوں۔

مولانا عبدالباری - جناب والا! میں جمیعت العلماء کی طرف سے میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہوئے کشیریوں کی یک جتنی اور عالم اسلام کے لئے جو مظاہرو ہو رہا ہے ہم بھی اس میں شرکت کریں گے۔ اور امر پکہ جو عالم اسلام کے لئے زہر قاتل ہے ہم اس کی پر زور ندامت کریں گے۔ جناب اپنے سکریر جس طرح سے آپ کو معلوم ہے کہ چودہ سو سال پہلے روم اور فارس عالم اسلام کے لئے زہر قاتل تھے اور اللہ کے فضل سے آپس میں لڑپڑیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں

رشیا اور امریکہ عالم اسلام کے لیے زہر قاتل تھے۔ ہم امریکہ کے خلاف احتجاج کریں گے اور ہم قرارداد کی پر زور حمایت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر - اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ (قرارداد منظور ہوئی)

سردار شنا اللہ خان زھری (وزیر ملکہ بلڈیات) - جناب اسپیکر میں ایک چینی کی وضاحت کا ترکارنا ہا ہوں گا۔ مچھلے دنوں سردار محمد اختر مینگل نے افغان مهاجرین کی باعزت واپسی کے لیے ایک قرارداد پیش کی تھی۔ اس دن میں موجود نہیں تھا۔ میں اپنی پارٹی کی طرف سے اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اس ملٹے میں مجھے کچھ بولنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر - سردار صاحب آج کے کارروائی میں یہ شامل نہیں اس دن آپ کے پارٹی کے لئکری صاحب موجود تھے انہوں نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔

سردار شنا اللہ خان زھری - جناب اسپیکر اگر آپ مجھے دو منٹ بولنے کا موقع دیں تو سہیانی ہو گی۔

جناب اسپیکر - سردار صاحب بولیں۔

(سردار شنا اللہ خان زھری) (وزیر) - جناب اسپیکر افغان مهاجرین کو انسانی ہمدردی اور مسلمان ہونے کے ناطے حکومت نے صوبہ فرغیز اور صوبہ بلوچستان میں پناہ دی۔ اور ہماری پارٹی کی شروع سے یہ کوشش رہی کہ افغانستان میں قائم ہو۔ یہ افغان مهاجرین باعزت طریقے سے اپنے وطن واپس چلیں جائے۔ لیکن وہاں نجیب حکومت کے خاتمے اور روس کی فوجوں کے واپسی کے بعد ہم نے سکھ کا سانس لیا کہ اب افغان مهاجرین واپس چلیں جائیں گے۔ لیکن یہ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ وہاں نجیب کے زمانے میں رشیں گور نمٹ کی فوجوں کی موجودگی میں افغانستان کی شری آبادی پر ایک گولی بھی نہیں چلی۔ جن لوگوں نے جماد کے نام پر روس کے خلاف لڑائی اور بھائی کو بھائی کے ساتھ لڑایا ہوئی ظلم کی بات ہے۔

مولانا سید عبدالباری - جناب اسپیکر معزز رکن جماد کی تھیں کر رہے ہیں۔

(شور)

جناب اسپیکر - تمام معزز ارکین سے گزارش ہے کہ تشریف رکھیں۔

سردار شنا اللہ خان زھری - جناب اسپیکر میں یہ کہہ رہا تھا کہ رشیں گورنمنٹ کے زمانے میں افغانستان کی شری آبادی پر ایک گولی نہیں چلی۔ پہلے تو اسے جماد کا نام دیا جا رہا تھا۔ اب وہاں کیا ہو رہا تھا تاریخ کے خلاف لڑایا جا رہا ہے مسلمان بھائی اس طرح ہے دردے سے قتل ہو رہے ہیں۔ کوئی اپنے بھیڑکریوں کو اس طرح قتل نہیں کرتا۔ جناب اسپیکر جس اسلام کے نام پر جماد کے نام پر افغان بھائیوں کو آپس میں لڑایا گیا تھا جس جماد کے نام پر دعاں قتل و غارت عام کی گئی وہ جماد ختم ہو گیا۔ میں مولانا صاحب سے پوچھتا ہوں کہ وہاں اب کس لئے لڑائی ہو رہی ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانی وزیر (محکمہ حج و اوقاف) - جناب اسپیکر معزز رکن کس روں کے تحت بول رہے ہیں۔ جو قرارداد پاس ہو گئی بعد میں اس پر بولنا مناسب نہیں۔ کیونکہ اس دن سردار صاحب کے پارٹی کا ممبر بیٹھا تھا اور انہوں نے قرارداد کے حق میں دوست بھی دیا تھا۔

جناب اسپیکر - میں وضاحت کرتا چلو کہ جناب حاجی محمد شاہ مردانی نے اعتراض کیا۔ اگر معزز ارکین اسیبلی قوانین و انصباط کو پڑھیں تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہو گا۔ روں ۲۳۰ کے تحت کوئی وزیر اسپیکر کی رضامندی سے عوامی اہمیت کے عالی کسی امر کے بارے میں بیان دے سکتا ہے۔ لیکن جس وقت یہ بیان دیا جاتا ہے۔ اس وقت نہ کوئی سوال دریافت کیا جائے گا اور نہ ہی اس پر بحث کی جائے گی۔ تو گزارش ہے ارکین اسیبلی سے کہ وہ روایت پر دیہنگ کی کتاب کو پڑھیں۔

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر مجھے بھی بولنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر - صادق صاحب آپ تشریف رکھیں۔

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر اگر آپ انصاف کر رہے ہیں تو مجھے بھی ایک نقطہ پر

بولے دیں

جناب اسپیکر - صادق صاحب آپ نے رول نہیں پڑھا کہ کسی وزیر کو بولنے کی اجازت ہے۔

محمد صادق عمرانی - جناب اسپیکر اگر ہم وزیر نہیں اسمبلی کے ممبر تو ہیں۔ یہاں سب برآمد ہیں۔

جناب اسپیکر - مردانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔

مولانا سید عبد الباری - جناب اسپیکر معزز رکن کو تنیبہ کریں انسوں نے جمادی توئین کی ہے۔

سردار شاہ اللہ خان زہری - جناب اسپیکر میں بھی مسلمان ہوں میں نے جمادی کوئی توہین نہیں کی۔ میں مولانا صاحب سے پہچانتا ہوں کہ افغانستان میں اب کیا ہو رہا ہے۔ شور۔

جناب اسپیکر - تمام معزز ارکین سے گزارش ہے کہ وہ تشریف رکھیں۔ سردار صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب اسپیکر - وزیر محکمہ (ایس ایڈجی اے ذی) پلک سروس کمیشن کی رپورٹ ہابت سال ۱۹۹۲ء ایوان میں پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر محکمہ ملازمتہاون نظم و نسق) - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں پلک سروس کمیشن کی رپورٹ ہابت سال ۱۹۹۲ء ایران کے میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر - پلک سروس کمیشن کی رپورٹ ہابت سال ۱۹۹۲ء ایوان میں پیش کی گئی۔
(تکمیل مجلس نواب)

جناب اسپیکر - جناب سعید احمد ہاشمی صوبائی وزیر احیثیں استثنی برائے وزیر اعلیٰ قاعدہ نمبر ۸۹ کے ذیلی قاعدہ ۲ الف کے تحت بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاستئنف کی

منسوخی کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۳ پر غور اور ایوان میں روپرٹ پختہ کرنے کے لئے مجلس منتخب
کی تکمیل کی بات تحریک پیش کریں۔

سعید احمد ہاشمی (اپیشل استینڈ برابرے وزیر اعلیٰ) -

جناب اپیکر یہ سیکٹ کمیٹی اسٹینڈنگ کمیٹی سے ملک ہے اور سیکٹ کمیٹی کا چیئرمین جو
مغلقة اسٹینڈنگ کمیٹی ہو گی۔ ان کے چیئرمین اس سیکٹ کمیٹی کے چیئرمین بھی ہوں گے روپ ۱۵۲
کے تحت۔ لیکن اس کارروائی کی مکمل کرنے کے لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کو ہم پیش
کر دیتے ہیں۔ تاکہ جب اس کمیٹی کے ایکشن ہو جائیں اور چیئرمین منتخب ہوں گے تب یہ سیکٹ
کمیٹی رہے گی لیکن ریکارڈورست کرنے کے لئے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ جناب اپیکر آپ
کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ نمبر ۸۹ کے ذمیں قاعدہ ۲ الف کے تحت بلوچستان
سرکاری اراضی کی غیر قانونی الامثت کی منسوخی کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۳ پر غور اور ایوان میں
روپرٹ پیش کرنے کے لئے مجلس منتخب میں مندرجہ ذیل اراکین کو ممبر لیا جائے۔

۱۔ شنزادہ جام محمد یوسف ۲۔ جعفر خان مندو خیل ۳۔ عبدالحمید خان اچنڈی ۴۔ محمد

صادق عمرانی ۵۔ سردار محمد اختر مینگل -

ملک محمد سرور خان کا کثر - جناب اپیکر میری عرض یہ کہ جو کمیٹی ہاشمی صاحب نے
تکمیل دی ہے اس پر میرا اعتراض یہ ہے اب تک ہاؤس میں کوئی اسٹینڈنگ کمیٹی نہیں ہی نہیں۔
جب اسٹینڈنگ کمیٹی ہیں اور اس کا اعلان کرنا اس ایوان میں غلط روایت ہے۔ اور اس کی
وہ کمیٹی کام کر سکتی ہے اس طرح کسی کمیٹی کا اعلان کرنا اس ایوان میں غلط روایت ہے۔ اور اس کی
کوئی قانونی جیشیت نہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کمیٹی کو اس وقت تک کے لئے معطل
کیا جائے جب ہاؤس کے ہالیا اسٹینڈنگ کمیٹیاں بنیں گے۔ جناب اپیکر یہ صوبائی حکومت نہیں
چاہتی کہ لوگوں کو جو ناجائز الامثت ہوئی ہے ان کو منسوخ کریں۔ ان کو التواء میں رکھنے کے لئے
اس طرح کی کمیٹیاں تکمیل دی جا رہی ہے۔ ہم چاہتے ہیں اس کے لئے باقاعدہ ایک ایسی کمیٹی جو
ہاؤس کے قاعدے اور قانون کے مطابق ہو۔ اسٹینڈنگ کمیٹی ہوجس کا چیئرمین بھی منتخب ہو سکے۔
اور فی الحال اس وقت اس کمیٹی کا اعلان کرنا غلط ہے۔ اسیلی کے قاعدے قاعدے کے خلاف ہے۔

ابھی اس ہاؤس میں فیصلہ ہوا کہ کمیٹیوں کی تکمیل قائد ایوان اور قاعد حزب اختلاف آپس میں پاہنچ صلاح و مہورے سے کریں گے۔ اور آئندہ اجلاس میں پیش کریں گے۔ لہذا اس کمیٹی کو بھی اس وقت تک کے لئے موخر کر دیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) - جناب اسپیکر سرور خان ہر چیز جلد ہی بھول جاتا ہے۔ اس دن جب ہم نے سرکاری اراضی کی غیر قانونی الامنست کی منسوخی سے متعلق بل ایوان میں پیش کی تو سرور خان نے اعتراض کی کہ اس کو کمیٹی کے پروگرام کیا جائے اور آج حکومت پر الزام لگا رہے ہیں کہ حکومت الامنست کی منسوخی کو التواء میں رکھنا چاہتا ہے۔ میرے خیال میں ان کی یادداشت میں فرق پڑتا جا رہا ہے۔

جناب اسپیکر - اس بیل کے روپ ۱۵۲ کے تحت سلیکٹ کمیٹی کا چیئرمین متعلقہ مجلس قائدہ کا چیئرمین ہوتا ہے تو اس بل کے سلسلے میں چونکہ ریونیو کا اشینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین موجود نہیں اس لئے سلیکٹ کمیٹی کام نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس بل کو اشینڈنگ کمیٹیوں کے تکمیل تک موخر کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر - وزیر صحت مسودہ قانون نمبر ۳ کی بابت تحریک پیش کریں
ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون) - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون مصده قانون نمبر ۳ (مسودہ قانون نمبر ۳) مسودہ ۱۹۹۳ کو فوراً زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون مصدر رہ ۱۹۹۳۔ (مسودہ قانون نمبر ۳ مصدر رہ ۱۹۹۳ کو فوراً زیر غور لایا جائے۔)
 وزیر موصوف دعا تھی کوئی تقریر؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون) - جناب اسپیکر چونکہ ان کے مقاصد آپ چاہتے ہیں یہ جو سیپ sap پروگرام میں ہاڑسے ہمیں جو aid ملتی ہے ان کے تقریباً سانچہ اور ستافیڈ وہاں سے دیا جاتا ہے اور تمیں یا جائیں پرست ہم گورنمنٹ سے دے دیتے ہیں ان

کے مقاصد یہ ہے کہ عوام کے لیے بھی سولت ہو گورنمنٹ چونکہ اپنے ریورس Resources کے اندر میا نہیں کر سکتی لہذا پرائیویٹ سائیڈ کو بھی ترجیح دی جائے بلکہ ان کی ہمت افزائی کی جائے اور اس میں جہاں پر پرائیویٹ کلینک جو اکثر صاحبان ہنانا چاہتے ہیں ان کے لیے اس میں کافی aid رکھی گئی ہے وہ قنیت ترتیب ہتاے گئے ہیں کہ جو اکثر صاحبان بغیر نفع بغیر نقصان کے کلینک چلانا چاہتے ہیں ان کے کلینک زمین کی خرید و فروخت ان کے لیے ایک تماں یہ فاؤنڈیشن مفت میا کرے ایک تماں قرض دے دیں اور ایک تماں وہ اپنے طرف سے لگائے اور جو صحت کے ادارے تجارتی بنیادوں پر چل رہے ہیں یا چلائے جائیں گے ان کو یہ سولت دی گئی ہے کہ ایک بھٹہ تین حصہ اس فاؤنڈیشن سے ان کو قرض دیا جائے وہ بھٹہ تین حصہ وہ خود اپنے طرف سے لگائیں اور اسی طرح ڈاکٹروں کے لیے ان کی ڈگریز کے لیے ان کے تعلیم کے لیے ریسرچ کے لیے ان میں کافی سولیات رکھی گئی ہے لہذا یہ فاؤنڈیشن چونکہ میں الاقوامی ایڈ کے ساتھ sap پروگرام میں مشروط ہے اور یہ ہمارے لئے بھی ضروری ہے چونکہ گورنمنٹ ریورس resource عوام کو سو فیصد علاج معالجہ کی سولت میا نہیں کر سکتی اور آج تک بھی میرے خیال آپریشن کے بغیر سائٹ فیصلہ لوگ پرائیویٹ کلینک سے بہت ممکنی دوائیں اور فیس دیکر سولت حاصل کر رہے ہیں تو اس کو مد نظر رکھتے ہوئے لوگوں کے لیے کافی سولیات میا ہوں گی اگر آپ اس طرح کے فاؤنڈیشن کے ذریعے سے پرائیویٹ سیکٹر کو آگے لائے تاکہ گھرگھر صحت کی سولت پہنچائی جائے تو اس کے لیے فاؤنڈیشن کا منظور کرنا میرے خیال میں عوام کے مفاد میں ہے

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے
(تحریک منظور کی گئی)

اب مسودہ قانون نمبر (۳) کو کلازا و ارزی غور لایا جائے
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلازا نمبر ۲ کے ہارے میں تحریک پیش کریں

وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلازا نمبر ۲ کو مسودہ قانون نہ کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا نہ تزویز قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۳ کے بارے میں تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۴ کے بارے میں تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۵ کے بارے میں تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۶ کے ہارے میں تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک ہو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۶ کے ہارے میں تحریک پیش کریں

وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک ہو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۶ کے ہارے میں تحریک پیش کریں

وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک ہو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۶ کے ہارے میں تحریک پیش کریں

وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۹ کے بارے میں تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۹ کے بارے میں تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۱۰ کے بارے میں تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۱۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۱۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۲۳ کے بارے میں تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر اپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کلاز نمبر ۲۳ کو
 مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے
جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۲۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا
 جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۱۸ کے بارے میں تحریک پیش کریں
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۱۸ کی بابت تحریک پیش کریں۔
وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۱۸ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا
 جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۱۸ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۱۹ کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔
وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۱۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا
 جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۱۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۲۰ کی بابت تحریک پیش کریں۔
وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا

جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۲۱ کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کلاز نمبر ۲۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۲۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۱۵ کے بارے میں تحریک پیش کریں

وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۱۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۱۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۲۱ کے بارے میں تحریک پیش کریں

وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲۱ کو

مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر ۲۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر کے بارے میں تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر کا

کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ کلاز نمبر کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۲۲ کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۲۳ کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۲۴ کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲۳ کو مسودہ قانون پر اکا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۵ کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون پر اکا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون پر اکا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۶ کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون پر اکا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون پر اکا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر ۷ کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۷ کو مسودہ قانون پر اکا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۷ کو مسودہ قانون پر اکا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ کلاز نمبر پیش کریں۔

وزیر قانون - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر کو مسودہ قانون پر اکا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبرا کو مسودہ قانون بذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر - وزیر صحت مسودہ قانون کے بارے میں اگلی تحریک پیش کریں
وزیر قانون - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان
بیلٹھ فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۳ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان بیلٹھ فاؤنڈیشن کے مسودہ قانون
نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۳ء کو منظور کیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

اور بلوچستان بیلٹھ فاؤنڈیشن کا مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۳ء منظور ہوا۔

جناب اسپیکر - بسم اللہ الرحمن الرحیم ! قائد ایوان، قائد حزب اختلاف، معزز
اراکین اسلام علیکم!

آج ہماری صوبائی اسمبلی کا موسوم سروکار کے روایں اجلاس کا آخری دن ہے اس اجلاس میں اس
معزز ایوان نے تمیاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اجلاس کی کارروائی نہایت مغلظ طریقہ سے انجام پائی۔
معزز ارکین نے انتہائی خلوص اور اعلیٰ ملاحتوں کے ساتھ میرے ساتھ تعاون کیا اسمبلی
کے قواعد و انضباط کا رکن کے احاطہ میں رہتے ہوئے بحث و تجھیں میں اعلیٰ معیار کا مظاہرہ کیا گیا۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ قائد ایوان، کارکین کے ارکین اور قائد حزب اختلاف اور
دیگر ارکین حزب اختلاف نے قوی اہمیت کے حوالہ امور پر بصیرت افروز اور گلراں گیز خیالات و
افکار کا اور جب کبھی کوئی نازک صورت حال پیدا ہونے لگی تو انتہائی تدریج کا اطمینان کیا گیا۔

دوران اجلاس ۱۹۹۳ء سوالات پوچھنے کے اور ان میں سے اکثر کے جوابات دیئے گئے۔ ۵ تھاریک
استحقاق اور ۱۲ - تھاریک التواء نہ شائی گئیں ان تھاریک پر اطمینان خیال کرتے وقت قوی اور
صوبائی سطح پر مختلف مسائل منظر عام پر لائے گئے۔ اور ان کے لئے حل تجویز کئے گئے
خیلی ارکین کی کارروائی کے دنوں میں خیلی ارکین نے ۱۲ - قراردادیں پیش کیں۔

یہ قراردادیں صوبائی اور قومی اہمیت کے حامل موضوعات سے متعلق تھیں جن پر اگر قومی اور صوبائی حکومتیں پوری توجہ دیں اور اسیں عملی جامہ پہنانے کے لیے موثر اقدامات کریں تو ہمارے صوبہ کے عوام جو پینے کے پانی، برقی روشنی، پختہ سڑکوں، علاج معالجہ کی سوتیں، اور تعلیم کی روشنی سے محروم ہیں ایک خوش حال اور پروقار زندگی کی برکتوں سے فیض یا ب ہو سکتے ہیں۔

تمی ارکین کی کارروائی کے دوران اس ایوان نے انفاق رائے سے ایک خصوصی کمیٹی بھی مقرر کی ہے جو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے لئے ایک ایسا مولوگرام تجویز کرنے گی جو بلوچستان کے جغرافیائی، ثقافتی اور تمدنی خددخال کی عکاسی کرتا ہو، یہ کمیٹی جلد انشاء اللہ اپنا کام شروع کر دے گی اور مقررہ میعادیں اپنی رپورٹ اس ایوان میں پیش کر دے گی۔

قانون سازی کے شعبہ میں رواں اجلاس کے دوران حکومت نے تین مسودات قانون پیش کیے معزز ارکین نے ان کے ہر پہلو پر گمراہ نظر سے غور کیا اور حتیٰ المقدور ان کی اصلاح کے لیے قابل تحسین کو شکی، اس ضمن میں ان کے مسائل جیلہ قابل تحسین ہیں۔ اور یہ مسودات قانون منظور کیے گئے۔

ابتدہ میں مودبانہ طور پر یہ ضرور عرض کروں گا کہ ایوان کی کارروائی کا معیار مندرجہ ذیل کی اشد ضرورت ہے اس کے مقتضیات یہ ہیں کہ ہم سب اپنی صوبائی اسمبلی کے قواعد انصباط کار کا غور سے مطالعہ کریں اور کارروائی میں حصہ لیتے وقت ان حدود سے تجاوز نہ کریں جو ان قواعد نے ہمارے لیے تھیں کی ہیں ایوان میں نظم و خطب یعنی Discipline کو برقرار رکھنا کامیابی کی پہلی شرط ہے۔

اسیکریا جو بھی پرینڈائیٹ گرفہ ہو اس کے فیصلوں کا احترام، اظہار خیال کرتے وقت شائستہ زبانی، کسی رکن کی تقریر کے دوران مداخلت نہ کرنا، تقریر کرتے وقت صرف اسیکر کو مخاطب کرنا، دوسرے ارکین کے تقاریر کو خاموشی سے سنا اسیکر کے خطاب کو خاموشی سے سنا، یہ چند وہ ہاتھیں ہیں جو ہماری خصوصی وجہ کی مستحق ہیں۔

ہم سب کی یہ کوشش ہوئی چاہئے کہ ہماری کارروائی کا معیار دوسروں کے لیے ایک مثال ہو، اور ہم جمہوری اساس پر بنی صحت منڈا در دسوں کے لیے قابل تقلید مثال پیش کریں۔ مجھے قوی

امید ہے کہ ہم اپنے نصب العین میں ضرور کامیاب و کامران ہوں گے۔ اور محمدنہ پاریمانی روایات قائم کرنے میں کامیاب ہوں گے
 میں صحافی حضرات کا تسلیم سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری کارروائی کو عوام
 انس اور قارئین تک پہنچانے میں بڑی کوشش اور محنت سے کام کیا
 میں ریڈ یو پاکستان کوئندہ اور ٹیلی ویژن کارپوریشن کوئندہ کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی حتی
 الوضع ہماری کارروائی کی ترویج و تشریکے لئے بھروسہ کوشش کی
 یہاں میں ضلعی انتظامیہ کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا کہ انہوں نے انتظامی امور ہالخصوص
 ہماری تحفظ کے معاملات میں ہمارے ساتھ پورا پورا تعاوون کیا۔
 آخر میں میں اپنے سیکریٹریٹ کے افسران اور عملے کا بھی منون ہوں کہ انہوں نے شب و روز
 محنت اور جان فشانی کے ساتھ ایک متحسن کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس اجلاس کو کامیابی
 سے ہمکنار ہونے میں میری مدد کی۔
 آپ سب حضرات کا بہت بہت شکریہ۔
 آئندہ اجلاس تک کے لئے خدا حافظ خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔
 اب سیکریٹری اسٹبلی گورنر صاحب کا حکم۔ Prorogation Order پڑھیں۔

Mr. Akhtar Hussain Khan

Secretary Assembly

ORDER

In Exercise of the power conferred by clause (b) of Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Brigadier S.A. Raheem Durani, Governor Balochistan on Tuesday the 1st February, 1994, after the session is over.

Dated Quetta,
 the 1st JAN. 1994.

Sd/-

(BRIGADIER S.A. Raheem Durani)
 Governor Balochistan.

جناب اسپیکر - اسٹبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
بلوچستان اسٹبلی کا اجلاس ایک نجع کر پینتالیس منٹ (دوسری) غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا۔